

UNIVERSAL  
LIBRARY

OU\_232668

UNIVERSAL  
LIBRARY







# خدایا جهان بادشاهی است

درین ایام فیض انجام بحسب اتفاق شکر قابل تالیف و لائق تعریف و  
 حضرت معظم و مکرم عبداللہ شاہ صاحب ابن حافظ عبدالرحمن خان صاحب  
 شکار دیوان علی بیگی وزیر اعظم ریاست اسلامیہ ٹونک ترہہ ہائے شمالی نامی



جو کہ واقعی قابل دیدن و شنیدہ سے قدر ہر شاہ و اندام بانند چہری ہائے مختصرت کتب کیا بیاباب  
 بہار محنت مرتب بہ ترتیب نگہ تیز و ترکیب شکر سیمہ ایامی بحسب اعزاز دست اہل اللہ جناب  
 میاں نجان صاحب منظر ریاست جاوہر - حرس فرمائش مولوی محمد صلیب مسلمان پورٹنگ

مطبع رضوی دہلی مین سید حسرت علی شاہ صاحب

تاریخ علم و تصوف کی نایاب کتابیں (موجودہ مہلح رضوی ہلی)

علم دین و تصوف کی نایاب کتابیں  
(موجودہ مہلح رضوی ہلی)

نصائح العارفين ترجمہ معراج المؤمنین

فاضل محمد یحییٰ رح - یہ نایاب کتاب علم شریعت و طہرت

کا ذخیرہ و عقیدت کے لئے مسلمات کا پیش بہاؤ ہے جو کوئی

مؤمن ایسا نہیں جو مستند بقرآن حدیث نہ ہو جلد ۱۵

کتاب ہائے بعض مشائخ کو ذیل میں دہم کی تعریف ہے

واقعیت حقیقت - ناموس - ملکوت - جبروت - لاہوت - ایمان

مفصل و مہذب و فرہ کا بیان اسلام کے معنی اور تفریح و تہنائی کے

اسرار و صفات پر بیان آگاہ اور اسکے حکم قدیم و قیوم پر بیان

بیان صفات جمال جلال و تکلی کلمات - آریہ جہاں شکر اصل ہے

کی تفسیر لغوی و لغوی تعریف و شرحی و سرسری کا بیان روح و عقل و حقیقت

بیان آتم اللہ کی تصریح و خواص ذکر اہم علم کی تہنئیں ملا لکھ کر

اور ان کی کیفیت و طبع و حکم آگاہیوں پر بیان اولاد کا قدیم اور قرآنی

سچ و سزا و ناسخ و نسخ کا بیان پیغمبرین پر بیان و تفسیر کر آیت

استدراج و تحریر و طلسم - حضرت رسول مقبول کے بعض خواہش

و ذکر و نقد و حج و قباحت پر بیان - و آیت اللہ رضی اللہ عنہما

دو جہاں حضرت علیؑ کی تصدیق و تاج و اواد کا تاج مغرب ہے کلنا

اور اس جہاں نماز ہے اور نہ ہونیکا بیان - خواہش کوثر - میزان

پہلے صراط و غیر و شرف و تقدیر کا بیان - تہذیبیہ طالعہ شیعہ حجاج

و حقیقہ کی کیفیت - مراہجہ زہد و بیکی کیفیت طہارتی و روحانی

تہمت کاغذ و لائسی - کاغذی - قیمت جلد ۳ رو ۲

سیر العارفين (۲۲) نثر و نثرات حیرت انگیز و مستند

جہاں نثر و جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں

و غیرہ کی لطافت کا ذکر بھی لکھا ہے قیمت ۱۰ رو

محمد محمد رسائل متبرکہ کہ بہ ہندہ رسالے بعد میں ہیں کوئی

رسالہ شروع کہ کے نام کے تہذیب و تہذیب و تہذیب و تہذیب

دینی و دنیوی فوائد اور تصوف و تہذیب و تہذیب و تہذیب

اور افعال اور بندگان و دین شریعت حضرت فرشتہ اعظم اور خواہش

امیر علی کے سوانح عمری و حالات تشریف آوری ہند و نقالیہ

نفاذ و کرامات و غیرہ کے دیکھنے سے لطافت ہے اندازہ حاصل ہوتا

باقی کیفیت ہر ایک رسالہ کی اسکے نام سے ظاہر ہے جو ذیل میں

درج ہیں - یہ کتابیں فرذا و فرذا بھی مل سکتی ہیں

(۱) جمال حمانی فوائد اسامیہ بانی (۲) نظام العقائد مصنفہ حضرت

مولانا خرم صاحب (۳) سخبات المؤمنین شرح چہل حدیث (۴)

گلدستہ فضائل خوشیہ (۵) فیوض العارفين شہنشاہیہ ایک مہذب

(۶) سیر اللعالم مشاہدات خواہش معین الدین چہلی (۷) نفاذ

نفاذ (۸) ہر اولہ الصالحین ترجمہ آداب العالین آدابہ المطلق

بندگان سلسلہ چشتیہ مع حضرت زکریا خواجگان چشتیہ لائسنار

الاولیاء (۱۲) گلزار چہشت (۱۳) گلدستہ سرف (۱۴) تصاویف

بہار چہشت (۱۵) کلام مقبول فی روح اولاد الرسول و غیرہ جلد

مکملہ سیر الاولیاء تذکرہ بندگان ہر چہاں سیک ملا و شہزادہ علی

حفا و ملا خرم مولانا محمد رضا مہاراجی مفصل شرح آداب و کلام

خواہش بر ماقبل آریہ و دین جہاں کاغذ شہزادہ جلد - کاغذ حمانی

پہ حکایات انبیاء و اولیاء درج ہیں حکومت ہیر و ح ۲۰۰۰ جلد ۱۳







انراضی ہو وہ کام نہیں ہے جماعت کے ڈہنگے سفینوں میں ہیں اور رنگ سفیدوں میں تمام عمر سحر کر چوتنگے جان کر لوگوں کی معافی نہ جانو بعد معرفت یہ ہے دنیا صلہ سے۔ زن و فرزند و مال و متاع مشترک ہے معارف و جاہل میں بخت ہمارا الا اشتراک طوفان اور برابر الامتیاز نہ بان ہے علم الہی نے بندوں کی معرفت کو معاف نہ کیا اور معرفت بھگت نے امتیوں کو عرفان سے معافی نہ دی عرفان پیر جی صاحب کیا مریدوں کو بخشا پڑیگا۔ اور جبکہ حضرت پیر جی خود عارف نہیں معرفت امر مخفی ہے امتی عارف ہوتا ہے نہ غیر عارف تھا کسی کی شفاعت بدرجات ہے اور آفاقی کی بہتجا معرفت احوال ہے نہ افعال طریقے ہے نہ شہادت چھٹی ہے نہ نیا معرفت نسبت ہے نہ نسب بہر تقدیر عبادت و طاعت بہر جنتی ہے نہ دنیا اور نسب برائے تھی دنیا ہے نہ تقدیر جنتی کی حضرت پیر جی سید میں تو بخت اول شیخ و سید کوئی ذات نہیں حضرت علیؑ نے کلید ہیبت اللہ حضرت امام علیؑ بیچ اللہ کو عنایت فرمائی اور فرمایا تو شیخ ہے اولاد حضرت بیچ اللہ شیخ ہو گئے زید کے پاس گیا دل کو کہ ہے بس بک کا شیخ زید ہے۔ دوسرا شیخ کیسا ہے اور سید عاشق ہے کہ حضرت کو سید و جہا شقیقت کے نسب ہو اسے نسب کا چھٹی میں اور دین و بخت میں کیا کام تو رہتا ہے **وَأَذِ الْفَرَقِ الشَّرِّ وَالْأَصْلَابِ** تو صورتیں پہن گئے جائینگے پیر جی جو سید ہیں ہا وصف اضافی ہے نہ زوالی انغان مرید کو یہ نہیں کر سکتے عارف کیسے گردینگے متعلق دین صرف نسبت ہے **الغرض** وہم مرکب شیطان ہے پس رفتہ دم و گمان اور یقین و اطمینان کو طرہ تکلیفات ایجاد خدا داد ہوئے ۵

بزرگوں یقین پروردہ ہے خیال ۵  
 نہ ماند سہرا پروردہ الاجلال ۵  
 یہ ہر جی طرح کی صورتیں گہرا ہے اور محدودوں کو موجود دیکھتا ہے جہاں یہ تکلفات شرعیہ میں بنا اور تکلفات شہرہ سے ہر ما مصور ہر ما صورت۔ بیکاری وہم کار آدم اور ذوال گمان کمال ایمان ہے اور معرفت تجملہ طاعت میں مشغول ہے اور ہر بخودی طاری ہوئی اور وہ کیفیت نظر آئی جو کہ صورتیں کو ہر محدود فہم حاصل ہوتی ہے فرق یہ ہے کہ تیرا کہ ہر یا میں خود کو تاملے دوسرا نالانت گزرا ہے ۵

بہر کن در بخودی خود را بسباب ۵  
 از دور تر را اللہ اعظم ۵  
 حکم فتح الایمان  
 مانجوں کو بند کر کے ملاحظہ صورت مرشد کا کرتے ۵



اذکار میں ملت احکام اولیٰ کلمہ عام سے کہ تعلق الکا بقضہ علمایہ یا بقضہ فقرا ذکر ناسوت  
 بقاعدہ ملح سرکو در میان زانوین کے لیجا کر قربے من سے باسم ذات سید باہو کر دلیر ضربے ذکر مکتوب  
 بزائوے چپ یا بکدام براسٹ یا کلمت بدوش چپ یا کور براسٹ یا شہید اور ضربت  
 کے دلیر ہو ذکر جبروت بدوش سوت مذکورہ بالک در میان زانوین کے ضرب یا احد اور دلیر ضرب  
 یا کوا احد پہر دس مرتبہ پہلی متصل یا واحد یا احد ایک ضرب یا ثبات کے دلیر دیوے ف  
 جائیو الا جو صحیح بتا سکتا ہے تحریر پر تقریر نہ کر نامونہ نہ زوری کرے تو مونہ کی کہاؤ گے ذکر کلمت  
 سر کو کف چپ پر لیجا کر بظرف پشت کے دیکھتے اور دو بار ہو تو متصلاً ایک مونہ اسی طرف ہے  
 اور ضرب اپنے میں دیکر کے سر کو کف چپ پر لیکر پھر دو ہو لیکر ایک ضرب پہلوئے چپ پر دیوے  
 اور سرعت بقاعدہ چہار زانو ہو کر سر میں کو بلند کر کے رو جائے است تین ضربے پھر ملح ہو کر کے  
 ذکر از سر نو شروع کرے ف اولاً علم الیقین سے پہر عین الیقین پہر حق الیقین پہر ہوا یقین سے  
 شانیا نفس ارہ - لوایمہ - مطمئہ - لہمہ - کانتا ترک دنیا ترک عقبے ترک مولا ترک ترک رابعاً عام  
 خاص خاص الخاص الخاص الخاص خاصاً متخلیہ - ترکیہ تصفیہ - تخلیہ - ساداً کامل دلی کلم  
 مرشدہ کلم فیتر ہادی الیقین اذکار میں مستطیل الوان مشدائد خواہ بصفت مذکورہ  
 رکھ ہوں خواہ بصفت مشدودہ و کما قلب حکم کلمہ ذکر قالب جا روپے اور باکر کثرت روشن کر قیام  
 یعنی استادہ کلمہ ٹوٹ جاتی ہیں چہ جائے کثرت چنانچہ ذکر اسد کے دونوں روشیں الیقین  
 مشدودہ آرمیدہ اور اذکار قالب کے اقسام و افراط کا کچھ حساب سے کتاب مشہور ترقاوی اودن ذکر لایہ  
 دو جمال و ذکر صینی و حیدری وغیرہ جو ہیں از قسم علی ہیں داخل تحریر نہیں صرف ناگفت و شنید ہیں اور  
 عملاً مستحبر ہیں عدم تحریر مشایخین کے وجوہات سے ایک وجہ روش الیقین ہے جو داخل تقریر ہے مگر  
 یہ ذکر لایہ ہی ہیں ذکر کھنسی جو آہستہ قدم بقدم پہلے بقدم راست نعی اور بچپ اثبات ہر قاریانہ  
 قدم بقدم اسم ضرب اللادبر بقارگم اثبات ذات بحالت دواں ہر قدم باسم عظم فانہم ذکر کیفیت  
 تعلق اسکا بچھل صلح سے کیونکہ کیفیت باہوش ہوتی ہے اور حال میں بے ہوش اور وجہ میں ہوش  
 ف کیفیت لظہار حال کیف طاری کلمہ نئی بات نہیں ہے پس کیفیت بلا ذکر و تعبیر ہوش کے  
 باطل ہے چنانچہ اکثر رسائل مشہورہ میں مفصلاً یہ ذکر مقول ہے ذکے لایزال ابدال جمع ہل بھی ہے

ذکر کلمت  
 ذکر کلمت  
 ذکر کلمت

ذکر کلمت

ذکار مستطیل

قالب

ذکار

ذکار احوال

اور نام جماعت بھی ہے اور واحد بھی ہے کیونکہ نام ایک ذکر کا ہے اور ابدال کے ہر موقع پر جمع معنی اور بدل کی ہر جگہ ملیدہ شکل ہے مثلاً زید کو پہلی نظر میں بصورت فقیر دیکھا اسی وقت بنظر ثانی بصورت پہلوان نامی ہو گیا بنظر ثالث ستم بنظر رابع سپاہی عام ہے یا باوقات مختلف کہیں طفل کہیں جوان کہیں ضیف مرد و عورت کو ہی جانور ایضاً آہی یہاں تھا ابھی ہزار کوس پر ہے ایک صورت میں ہزار ہنسل موجود ہو گیا ایضاً موجود تھا غائب ہو گیا علی ہذا ایک خدمت سے صاحب اس خدمت کو عرفاً ابدال کہتے ہیں کیونکہ انکو اس ذکر سے زیادہ کام پڑتا ہے جیسے لوہار کو ہتھوڑہ سے یہ نسبت دیگر آلات کے اور ہوا پر چوڑے اُسکو ہی ابدال جہاں جلتے ہیں ذکر ابدال شغل ہوا ملحد و موحد ذوال میں مشترک ہے امر اشام آپ کو ابدال کہتے تھے بحکم عرف آنحضرت نے آنحضرت ہی ابدال پھر فرمایا اس سے وہ ابدال ہو گئے راقم نے ٹونک میں ابدال ملکہ دیکھا معلوم ہوا کہ کسے ابدال کی اولاد میں ہے اور گدائی انکا پیشہ تھا ذکر غوث امین عرق والیتام ہے ف جو زمین جس سیارہ سے متعلق ہے وہ اسی سیارہ کی اقلیم ہے اسی واسطے ہلت اقلیم ہیں اجمیر شریف و حرمین شریفین یا قلم شریف چین میں نہ اقلیم نزل ہند و عطار و درم مساجد ناب بیت اللہ شریف و مزار شریف ناب مزار شریف آنحضرت ہیں مزار شریف خواجہ بزرگ اجمیری بولہ مزار شریف آنحضرت کی ہے دوسرے مزار شریف کے مکہ منزلت حاصل نہیں ہے لہذا ہر اقلیم ایک ہے ولایت ہند میں دوسرا کوئی سوائے اجمیر شریف کے ملکہ چین میں اور اقلیموں میں کیا خاص چین میں کوئی مزار نہیں دیکھ سکتا انبیا کو اولیت اللہ تعالیٰ سے ہے اور خواجہ بزرگ کو اولیت اللہ سے ہے چنانچہ جس ملی کو جس نبی سے اولیت ہوتی ہے ولایت اُسکے بقدم اسی نبی کے ہوتی ہے حضرت محبوب جانی کی ولایت قبم حضرت جیلے ہے کرامات آپ کے مطابق مہزات حضرت روح اللہ کے ہیں اور قوم میں وہ ہے کیفیت موجود ہے اسواسطے خطب خواجہ بزرگ عام پیران و مریدان و عطاے رسول و جیب اللہ ہے

اللہ کے شان روضہ ہند لالی کو دیکھیں | اس سرزمین میں ایسا کوئی آستان نہیں

حاکم اقلیم کا نام غوث ہے جو ہے کہ اُسکو ذکر غوث سے زیادہ کام پڑتا ہے عوام واکر ذکر غوث کو جو درمیان ٹیڈ و موحد کے مشترک اور متعلق بقالب ہے غوث جانتے ہیں اور غوث کو نہ معلوم کیا کہتے ہیں ابو الوقت کو متصرفیہ مجدد اور بعض صوفیہ غوث کہتے ہیں۔ ذکر غوث کی دو قسمیں ہیں جلی و خفی

جلی بھہ ہے کہ ہفت اندام کو جدا جدا کر کے پہنچ کرے ف ہفت اندام کی ہی چار قسمیں ہیں  
ہفت عضو زین ہفت پردہ چشم آسمان چودہ طبق سولے اندھے کے سب کو روش میں بیہوش  
میں نکلوتیہ وغیرہ بھی تقریباً ایسے ہی ظاہر میں خفی مثلاً دست و دست کو زیر الزون سطح نکلا کہ ہاتھ  
بچائے کہنی دونوں گھٹنوں سے ایسا نکلا جیسے ہانی اور ہوا سے ہر نکلتا ہے پہر پہچا گردن سے ہاتھ  
ہاتھ جملے خود ادھر آیا اوپر دست چپ سے یہ معاملہ ہوا اپنی راست کا تھمہ گردن سے نکلا گھٹنوں  
نکلا کہ جملے خود آیا پائے چپے یہ ہی کیا بہر کر وغیرہ جو جوڑ پر جوڑ سے یہ عمل ہوتا ہے ف ایک کتاب  
شہدی بولے کرنا تو نہیں لکھا راقم نے کہا اور کیا لکھا ہے آپ ناوان ہو تو راقم سے مل جا رہا تانی  
سے نہیں ہوتا ہے اور تحریر نوٹ سے نوٹ نہیں آتی ریاض شتاد کے ساتھ کرو جب ریاض  
ہو گا جو مقابلہ وغیرہ سے سیکھے نہیں آتے (قلوب) بام کلیہ ذکر قلب اسم ضرب الا اللہ ہے گو کم  
ذات اللہ بھی ہو کیونکہ انتہائے ضرب یا بتدائے ذات واحد ہے اور بحکم اکثریہ قاعدہ مشنی دوزانو  
ذکر قلب ہونے کر قلب نہ درج صدر مغز و اثبات کو بہ حرقت عمدہ یہاں تک کرے کہ ہستی مطلق  
ظہور کرنے جو سال ہر یہ ذکر لگا ذکر سے معمور اور مذکور سے حضور ہوگا اور خود بخود ہر شے نے کر  
کوئے گا حالانکہ یہ تو جو بسماوت ذکر کسی شے کے نہوگا اور اسی طرح حقیقت ہر شے کی خود بخود  
نظر آوے گی ف ذکر قلب خفی و مفہومی ہے اور ذکر قلبی علی و منطوقی اور ذکر خفی کا ذکر کتاب اللہ  
میں ہے اور حرقت عمدہ سے مطلب ہے کہ بخشش دم عمدہ کو اوپر کی طرف کھینچے جب دم کو چھوڑ  
عمدہ کو دباھے اور دم ترقی کو نہ نظر رکھے ذکر احادیث ف ہر ضرب یا شہید کی کر کے  
قصور کرے کہ ذات مستجمع جمیع صفات سے متصف ہے یہ ذکر علی التواتر یہاں تک کرے کہ  
صاحب مکاشفہ ہو ذکر ابواب بزا نور است ہوا لاولہ چپ ہوا لآخر در میان زلاویں ہوا لآخر  
دل میں ہو الباطن مرشد سے تلقیناً حاصل کرے (ادح) بحکم کلیہ ہمیں ذکر اسم ذات اللہ ہے اگرچہ  
نہ کر اسم عظیم ہی ہو دبا کر قاعدہ چہار زانو بھی ہے ذکر حا طہ بنا بر شاہدہ یا کھینچا کھانچا  
یا کھینچا کھانچا بوقت یا ظاہر کے چشم کو کشادہ رکھے اور بوقت یا باطن کی آنکھوں کو بند کرے ذکر  
اب جیبا باسان اشرفی بزین انت تحقی علی نہا پیش و پس وغیرہ انت امامی انت  
خلفی انت پینی انت شمالی انت لی و انامعی الجہات صندک فانیننا متواتر و توجہ اللہ

جا  
جا  
ذکر قلب  
ذکر قلب  
ذکر قلب  
ذکر قلب

عیاں راجہ بیان (ص) بامر کلیہ ہمیں ذکر اسم عظیم ہے و بکلم اکثر یہ روش اسکی استراحت سے ذکر کلی  
اولا اللهم انت اهل و منک الکل و بکل الکل و لک الکل و کل الکل انزلت الکل  
منک الکل یا کل الکل حسب ہدایت ذکر کھنکھن جسکو ذکر آور دبر وہی کہتے ہیں اولاً حضرت علی  
کو بغیض شہادت آنحضرت سے کلمہ شہادت ملا جیسا کتاب الذکر میں ہے اور خواجہ بزرگ  
اجیری کو آنحضرت سے ذکر حسن باولیت پہنچا ہے خلاصہ نفی لا الہا اور اثبات الالہ ہو اور  
محمد رسول اللہ ہی تصدیق ہے فی العلمونک کتہ خال سوید ایک نقطہ ہے (۱۰) جب کھلاڑہ خزا  
مہبط خود و مخاطبات احد لصفات واحد سے نہ صفات داخل فلت نخرج ذات سے نقطہ کشف  
(۱۱) اولاً علامت ذات ہے جبکہ صرف ہائے تہزہ ہی ذات مطلق ہے ضمیر واحد مذکر فاسب جسکا صحیح  
حاضر متکلم ہوا اول ہوا الاخر ہوا الظاہر ہوا الباطن ثانیاً یہ ہے علامت سکون ہے مثالاً یہ ہے  
تائے مشتاقہ فوقانیہ ہے جو علامت ذات مقید ہے اللہ و خلیفہ وغیرہ حالات تائے و ہائے ہز  
پر عبور حاصل کرو اختیار کیا ہیں اور آثار کیا ہیں۔ آجائے یہ ہے علامت نیم ہے ایسواسطے کہا جاتا ہے  
ذات مطلق فاسب بسکون ہے اور ذات مقید

دیدہ ام در چنگی چندیں جملے باغبان	بعد گل نشین نبی دامم چہ گل خواہ شکفت
(۱۱) یہ ہائے ہوز ہے یا تائے مشتاقہ فوقانیہ ہے یہ ہے (۱۲) لفظی لام الف مکتوبہ الف لام ہے جو حرف ہے اسم و فعل (۱۳) (۱۴) معرف بلا م ہو کر اللہ مکررہ تعریف اللہ ہے لفظی (۱۵) کیا اللہ لفظی ہے جب دونوں جمع ہوئے نزدیک بعض کے لام زائد ہے ایک زائد گرا اگلا ہوا نزدیک بعض کے الف زائد ہے الف و لام واحد میں اللہ ہوا الا اثبات سے بھلا بتدایہ جو ہے کل تقریر کی اس جو چیزیں گنجائش نہیں ہے	

یک ذرہ نیست بچو خناخت ملو را	بردست و گراست خزان بہارا
حرف حمت و حرکت برکت ہے پس فتحہ برزخ و غیر الامور و سطہا بکل فتوحات ہے دو فتحہ کا ایک الف ہے ہا ہوا ضمہ مقہوری اعداد و جلال کو تو ضمہ کا واو ہے اور کسر حب کو ہے دو کسرہ کے بائی ہے پس ہا علامت احدیت ہے تعین و تصور تعین کے احد نام ہوا جب یہ مرتبہ حاصل ہو چکا ضمہ یا ہو ہوا شش جہت مراتب علم و نور و وجود شہود و روح و مثال جب یہ مرتبہ تعین ہو چکا پس رہے ہوا	

جو جامع عقول ہے اب عقول عشرہ ناشی ہوئی جو باجم کون و مکان اور حیاتیہ میں ہیں ہے کو بھی  
 نلیغہ کیا حالت تنزیہ میں جو اشکال سے منزہ ہے وہ ہے بوقت تشبیہ کے تعین نسبت سے مشبہ  
 ہے الغرض یہ مسد سلطان فخر عالم صوفی جان کے سمجھ میں نہ آیا چہ بانی و یگر آواز خلق کو فاقہ  
 نہ سمجھے حق بزبان آبی جا ہے حریف خود ہی محرت ہو جاتا ہے۔ یہ علم برائے فخر آدم صفا سیر  
 ذاتی و الغنا سے ہے اور یہ ہم صوفی انسانی کا منصب ہے بعض حضرت باذوقش نے اس ذکر کو بزرگ  
 خواجہ بزرگ نہیں کہہ ہے نہایت درجہ کی نادانی کو کام فرمایا سوائے خواجہ بزرگ اجیری کے کسی  
 ولایت بہ ثبوت آنحضرت کے ہے فہم من فہم **۵** بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ہے بعد از نبی  
 بزرگ توئی تشبیہ مشرق چنانچہ بجا دوم استمدلال عقول و منقول سے اس دعا کو ثابت کیا ہے  
 اذکار مستور افاق و فقیہ اول ذکر کجیت بقول فہما کجیت علم ہے و بقول فقر کجیت  
 و جود و دون قول بہت ہی کج میں بشرطیکہ علم و فہم ہر اس اعتراض کا جواب یکجا نہ تضرع  
 خلاق لطفی پاکیم زیاد و لغت نہیں ہوتی بات سے جسکو کچھ ہی خوب سمجھ سکتا ہے یا معنی یا معنی  
 یا معنی یا معنی یا معنی ہر فریق طریق سے حاصل ہے ذکر تجلی سر بسوئے آسمان کر کے کھے  
 خواہ اذن نا اللہ خواہ انانت الی پھر سر کو بظرف راست کر کے کہو لا اللہ یا کہ لا اللہ پھر سر کو بظرف  
 چپ بجا کر کے لا اللہ یا کہ لا اللہ پھر دل میں ضرب کر کے لا انا بالاتفاق مرث سے صحت کے  
 اشکار متفرقات یہ ہیں بعض نے ذکر حسن کو بذیل متفرقات تحریر کیا ہے ذکر گھنٹکا لظرف  
 علوی اھون تو بظرف سفلی اھون تو بسوئے اطلاق توھین تو رسم خط یہی ہے اور  
 مشہور ہے کہ زبان پنجابی ہے **۵**

ذکر کجیت

ذکر تجلی

ذکر گھنٹکا

اور دل من است بل من است بہت	چوں نہیں دست من در آئینہ
-----------------------------	--------------------------

ذکر کجوت

ذکر کجوت - کیوتروں میں نایاب تر ایک قسم یا ہو ہے نہ وہ جو بشرط نقلی موجود ہے وہ بوقت صبح و  
 ذکر کرتا ہے جو خم گہ میں ہو خم بہت جاتا ہے الحاصل جیسے کیوتروں میں گونجنا ہے یاں صلہ  
 فکر کرے تا شکار شاہ ہزار عشق ہو اولی کیوتروں کیوتروں کیوتروں کیوتروں کیوتروں کیوتروں کیوتروں  
 گونج و صلہ سے ہوتی ہے صدا ہو اسے قلب بہر جگہ جیسے مشک چولہ بہر جاتی ہے اور  
 بہر جگہ حرکت کے خود صد ارتقی ہے خود ذکر تجلی ادا ہو جب پھر وہ صدا ہو چکے پھر ذکر سے بد کوئے





تسبیح حصول بر حبیب یا مولیٰ راست یا مشد بہوش راست یا حق و پیر یا حق **اعلام** امر  
 اہل سنت و اجماعت فرقہ ناجی وہ ہے جو کہ مذہب اربعہ ایک مذہب میں مستقیم ہو اور مشرب  
 اربعہ بنک مشرب نعیم ہو اگر ذہنیہ حکم آئین ہر جہاں مجتہد کو بیان کرے یا چار تعلقہ ہر جہاں مذہب کو  
 امام کا قول بتا دے اور وہ حنفی ہو تو وہ غیر حنفی ہو گا کیونکہ حنفی اشافی وغیرہ دو مذہب نہیں سنا۔ ظاہر  
 ہے علماء صاحب علم میں نہ جہل اگر تعلقہ ہر جہاں مذہب کے فقہ حنفی سے قول اپنے اپنے امام کا دینا  
 کرین خارج مذہب سے نہ ہوں گے ہر مذہب والا باوا سے نماز مذہب نحمد ہے کیونکہ دیکھا کہ چار  
 رکعت پڑھی ہر رکعت بطریق ایک امام کے یا دو دو رکعت بطریق دو مجتہد کے اور یہ کہ میں  
 حنفی اشافی ہوں مشرب میں جہلا کی پیروی سے کیا طوفان بے تیزی آئی ہے  
 پیروی فرماتے ہیں کہ حنفی القادری ہوں اور مرید کہتے ہیں حنفی القادری ہوں نا ابا سب  
 واحد ہے اور گھاٹ معین میں جس گھاٹ سے غسل کرے داخل آب ہے تعین مشرب میں ہے نہ  
 شرب میں الغرض اپنی لغویت کے آپ ہی مقررین المرء یوجد باقرادہ فرمایا حضرت قرآن مجید  
 توام بین پرچی کو تفسیر کا علم نہ نسبت فہم فرمایا حضرت جنید بغدادی نے سبکے ایک ہاتھ میں حدیث یعنی قرآن  
 شریف اور دوسرے میں فقہ نہوہ شیطان ہے جو اس سے خرق عادت ہو وہ مکر ہے نہ کہ ہمت حکایت  
 ایک امیر کو رہا سے ناموسی یہ شوق ہوا کہ میں مشائخون میں سزا و صوفیان عصر ہوں اسے بغرض خود حنفی  
 ایک میزاد سے کو مشد قرار دیکر ایک دو مولوی کو نوکر رکھا کہ بت مشائخان را حنین کی ترجمہ کر کے دن  
 طبع کر یا کہ حضرت نے مجھ کو یہ تعلیم فرمایا ہے اور طبع کر کے کتابوں کو شائع کیا اگر انہیں کی عبارت  
 کا مطلب اُسے دریافت مشاقتا کیا جاوے تو جواب نہ دے سکیں گے آلا تحریری مولوی صاحب  
 دریافت کر کے فرمایا حضرت امام احمد حنبل نے جو فقہ فقیر نہ ہو مرتد ہے اور جو فقیر فقہیہ نہ ہو ملحد ہے  
 اسپر اجماع است ہے نواب بے ملک اور ولی بے ولایت عرف ہے نہ صرف ناموسیت میں ولایت نصیب  
 نہیں مولیٰ ملکوت میں ولی و پرچی ہو گئے افاق میں نصیب نہیں انفاس میں معنوم کیے ملاحظہ  
 بزرگ جمہیری خواجہ قطب الدین بختیار کاکی وغیرہ سب صاحب خدمت ہیں رئیس بلہ راست  
 شیطانیاں ہیں اقم بھی بھولا ولایت کے پرچی نہیں ولادت کے ہیں فہم نہیں فہم کل ثقل علی صلاک و کتب

ظاہر ہے کہ پہلے ذکر نظریات کا پابے مگر علمی تحریر سے فی زمانہ ناظرین گہرا نہیں عملیات کو پسند کرتے ہیں  
 شغل ہو گا کو پھر ہکا اور ہ نہیں جاوینگے عملیات نظریات سے مشکل ہے مگر نام مرثی سے منہ بہر  
 اور شیرتی حوال لپکتی ہے پیٹ تو کہانے ہی سے بہر تا ہے نہ قند کے نام لینے سے آلا انکو کا نہ سو لپکتا  
 پس ہے ۴

کتاب الذکر

کتاب الذکر حضرت علی نے عرض کی یا رسول اللہ مجھ کو اقرب الطریق مرحمت فرمایا جاوے  
 فرمایا آنحضرت نے اے علی آنجہیں نہد کر اور سن تجھ سے تین مرتبہ جاوے کہ پھر سنا مجھ کو تین مرتبہ  
 یہ ہے اقرب الطریق حق اول بافاق محدثین احادیث کا حصر نہیں ہے تو ہم جاوے کہ نور محمد  
 نے افضل الذکر نقل کیا ہے حدیث کی تفسیر حدیث ہے سوم جلد خاندان کے اولیاء سے یہ حدیث منقول  
 ہے متواتر ہونا اسکا اولیاء سے ثابت ہے ہام فرمایا آنحضرت نے جسے دل سے لالہ اللہ کہا بلا حسد  
 بہت میں افضل ہوا اور فرمایا مصدق کلمہ شریف بہشتی ہوا دانی ہو چہرہ الغرض کوئی گناہ اسکا  
 مضر نہیں ہے جیسا تفسیر فتح العزیز میں ثابت ہے فرمایا آنحضرت نے مجاہد سحری پر جملہ حقوق  
 معاف ہیں کیا حقوق اللہ کیا حقوق العباد اور اصولاً مقابلہ راجح کا معہ دم ہوتا ہے۔ قولہ لیس  
 الخ اعلو ما لا تملون عقائد میں ثابت ہے الاکان لا تقصن لا اولادہ سبکی سے ٹہرے نہ یہی سے  
 گتے جو یہ نہ تو جماع ضدین لازم آئے ہر حال ہے جو عقائد کو نہ مانے وہ مسلمان نہیں ہے حال  
 حکمت واصل مصلحت شارحین کی نظر سے لیتو حدیث مریدہ فقرا ہر نہ نہ کھولو اور دل کے سنتیں  
 بھی زبان ہے باب اول اذکار ناسوت بشارہ بیدہ جلا اول جاوے ہے ذکر ناسوت ہے دویم ہر  
 کو اول جاوے ہی کا ذکر کر لے ہیں جب وہ منبتی بزرگ ناسوت ہونے کو ہوتا ہے اور بتدی مذکر  
 ملکوت تو ذکر اسم فات کو بھی ملائیے ہیں کیونکہ سلسلہ ہے زنجیر کڑی بہ کڑی ہے پس اگر ایک ذکر  
 جامع ہے ہم ضرب دونوں کو مضائقہ نہیں ہے فصل اول اذکار جلیہ ہر ذکر جلی خفی وہاں انفا  
 ہے جس کو کہہ کر دم کے جلی ہے سرا کر و خفی ہے جس سے کہ وہاں انفاں ہے راقم کو معلوم نہیں  
 ہر چہ اسائے ذکر سے وہ کونسا اسم ہے کہ مخصوص بخفی یا کہ وہاں انفاں اور جلی کے ماحول ہے  
 بلکہ جاوے تو مخصوص باقرارسانی ظاہر ہے چنانچہ اس جہل پر استمدلال بجلد و حکم ہیں (۱)  
 اصل فیل یعنی جاوے اسرافیل جاوے سہروردیہ میں و درضی کرنا مثلاً لا الہ الا اللہ الا اللہ

باب اول اذکار ناسوت فصل اول اذکار جلی

فت اگر اہل حق کی تیسہ تھی امہات میں بھی الفیہ حضرت آدم نے بعد عیشہ کے ذکر فرمایا ہے (۲)  
 اھکات ہمیں دو جگہ ہیں پہلے جگہ سابقہ جہاں سے ذکر کے ساتھ اور اور جہاں پہنچاؤ و لاحقہ  
 سے پس بجائے سابقہ مع لفظی کے اور گز بجائے لاحقہ پہنچاؤ کے بجائے سابقہ  
 کے اور اس وقت جو سال بہرہ ذکر ملا ناغہ کرے تین گز اوڑے دو برس میں پہلے گز تین برس میں  
 سات گز پھر چار سال و ایک سال ایک بزرگ چالیس گز اہند ہوتے تھے بعد اوست تا بمقام روحانیات  
 بلران کرتا ہے ایک بزرگ زیر عرش پینچے دیکھا اور زندا کی یا اللہ آواز آئی ہم کو تیرے دل میں یہ

لے دو رنگ دلوئی تو ز آغا ز + طاؤس نظر بست پر دواز +

ہر شے بعد پٹ جاتی ہے یہ تو قلب حقیقی ہے اور تعریف شے کی ضد سے ثابت ہوتی ہے  
 دن وہ ہے جو رات نہ ہو سیر آسانی کی نہیں سیر انسانی کی کہاں سے ہوگی قولہ تعالیٰ سَدِّدِ  
 اَیْمَانِی الْاَنْفَادِ وَفِی الْاَشْهُمِ ۵

تو کار زمین را نحو ساختی + کہ بر آسماں نیز بر داشتی

تھڑی رت گزری ایک فقیر جو ناگہ وہیں گئے اور وہ شہر سپاہ جو ناگہ کنگرہ کنگرہ تھانچے  
 بہرے بہرے گردا گرد بہرے کچھ روز ہوئے پھر آخر الام سب کی نظروں سے گر گئے شغل چو آ  
 ہوا تک اور تاسے نہ بالائز آسمان تلخ فرشتہ میں دیکھو شیخ سہروردیہ کو دیکھا چہارم آسمان پر شکر  
 جماعت کی تھی ذکر امہات ہے قولہ تعالیٰ وَرَفَعْنَا هُمْ مَكَانًا عَدِيًّا حضرت ادریس رحمہ اللہ آسمان پر نہیں ایک  
 فقیر نے ایک لمحہ کو دیکھا ہوا پراڈرتا ہے فرمایا اُس سے کیونکر اوڑا عرض کی قدم برسر ہوا ہنہام  
 برسر ہوا شدم فرمایا آنحضرت نے جو تارک سنت ہے گو ہوا پراڈرتے اور پانی پر رواں ہوا موت  
 مانوشیطان ہے ۵

ترک دنیا ہست سنت مصطفیٰ | ماشقاں کرو نہ ایں سنت ادا

پیر امیر بظاہر ہے بدل مرید امیر ہے جنات و شیاطین کے تصرفات کیا ہم حکم نہیں جانتے ہیں (۳)  
 ارے لکینے والوں نے یوں لکھا ہے کہ مریح بدم و از رنگوں بشدت تمام لالہ کو کھف ماست تک  
 کھینچے اور گردن کو ڈوبال کر لالہ کے ضرب لے پڑے اور تصور کرے کہ بجائے برادہ چوہ کے دل سے سانس  
 ہو کے ذرات نور کے گرتے ہیں اور اعضا میں منتشر ہو کر جسم سے نکلا کر تمام عالم میں محیط ہوتے ہیں

سکا

۵

من وجود ذکر کے اور تمام عالم محو دستور ہے یہاں تک ذکر کرے کہ صاحب موت و شاہدہ جو ف  
 عرفیائے جاروب چشتہ ہی ہے ذکر ارہ کیسے ہوا اور سند جاروب چشتہ کی چشتیوں سے ہے  
 اسکی کیا سند ہے کیا عبارت و لغت و فوائد کی تحریر سے ارہ ہو گیا یہی جاروب جلد اول کا مرتب ہے  
 عرف جلسوں میں اختلاف ہے جلسہ ارہ و چشت واحد ہے یہ خلط ملط ہے نہ امور شکر کہ کا نام  
 ہے نہ امتیاز کا نشان۔ بات یہ ہے گرم بازاری جہل ہے نہ علم سے واسطہ نہ فہم سے سروکار  
 چنانچہ جلد دوم میں یہ قیل و قال ہے علاوہ ازین و زانو ہو کر بعد نفی کے ضرب اثبات کی  
 دل پردیوے ف یہ جاروب قادر یہ ہے مزید برآں آنکھیں بند کر کے بدم و از کون لفظ پھر  
 کوناف سے تابوش لاکر ضرب ہٹو کی دل پردیوے سے گفتہ گفتہ سن مذمبیا گو + ماضی  
 صفات کا کرے ف میں تعجب کرتا ہوں کہ تہ قلبی کیوں کے ایجاد سے تو سنہ شتر بار ہو سکتا تھا  
 عروج و نزول و شد و مدغنی پاس انفاس نہارون باتین باقی بہن (۴) بودلہ مرج مجیکر دونوں دست  
 مشت بستہ موبہ پر رکھے اب دو طور میں اول دو دستی بہ نفی دونوں ہاتھ مٹھی بند کر موبہ میں لچکا  
 اور کھولے بضرور مراد یہ ہے ماسوی اللہ کو چھوڑا کا غلگیوں سیاہ کیا پھر باثبات مشت بستہ ہو کر  
 آوے اب اختیار ہے موبہ پر ہاتھ رکھ کر ضرب دے یا یہ کہ ضرب اثبات کی دلپر کر کے مشت  
 بدیان مودویم یک دستی پہلے دست راست بہ نفی لچکا دے اور باثبات لاوے پھر دست چپ  
 لچکا دے اور لاوے پھر دست راست علیٰ ہذا القیاس (۵) قوب یہ ذکر حضرت محبوب حالی  
 کو باویسیت پہونچا ہے دورانو باقاعدہ روبرو قوب متخیلہ کے بیٹھ کر کے یکدستی ذکر جاروب اسطرح  
 کرے کہ بہ نفی دست کشادہ جا کر باثبات مشت بستہ مع گولہ دہن قوب کے آوے اور ضرب اثبات  
 کی دلپر دے اور مشت درمیان سینے کے رکھ کر خیال کرے کہ گولہ پار ہو گیا اور نشان پاوے ہتھارہ  
 راوے سے اُدھر تک اور ضرب پرتقی نشان ہے بالآخر کچھ نہیں رہتا نیست و نابود ہو جاتا ہے (۶)  
 تاملی اسکی تین تین میں تاملی مجرد بقاعدہ قادر یہ لاکوناف سے مع صبر دم کے کھینچے اور ضرب الہ  
 کی کتف راست پر کر کے وہاں سے ہد ضرب اثبات اللہ گویا ہو کر بے ہتد و صرکے بکتف چپ ضرب کر  
 تاملی کبندی پائے راست دان چپ پر رکھے خواہ پائے چپ کو بران راست رکھے یا کر زکے  
 خواہ یکپا یہ رہے خواہ دوپا یہ پھر لطرف زمین نہ کہ عیندہ ہو کر کتف چپ سے نفی کہتا ہوا سر کو

ذکر اول

ذکر ثانی

تاملی تاملی مجرد تاملی کبندی

پھلو سے اور کتبنا راست لاکر بطور ذکر امہات مذکورہ بالا ذقن کرے اور بقام سابقہ بحالائے لاحقہ  
 جا کر اسی طرح نفی کو تمام کرے اور دم کو نہ توڑے اور نہ قاعدہ کو چھوڑے **ف** قاعدہ میں ترکیب  
 کا تو فرق ہے گو ذکر وہی جاروب ہے **ثلاثی مغربی**۔ دراصل ذکر ضرب الیتناہی ہے **ف**  
 یہ تعریف ذکر ثلاثی گنجینہ معرفت و خزینہ اسرار سے زائد ہے کیونکہ ذکر جاروب سب اذکار میں واحد ہے  
 مگر قاعدہ میں ذکر سے زیادہ فیض نہیں ہے البتہ محنت سے محبت ہے ایمین محنت سخت ہے  
 مگر جلسات خاندان کو ایک قاعدہ نہیں پہنچتا ہے (۷) **جبریل** دو ضربی جاروب چشتیہ ہے  
 (۸) **جاروب چشتیہ** (۱) قاعدہ مربع چار زانو اس طرح بیٹھے کہ زبان پاسے راست عمل کیا صاف  
 زانو کے رکھے اور سر میں بقیام قلب بیلو فری زمین پر قائم ہوں **ف** تولد تعالیٰ حاضر علی حق  
 الاعتقاد **ف** حاضر علی منہم کلہم یکان شان نزول خاص اور حکم عام ہوتا ہے اور نفس بارہ سے  
 زیادہ کوئی دشمن نہیں ہے عقلاً و نقلاً دشمن اتوسی ہے جو اسپر جہاد کرنا ہے سو عد ہوتا ہے یہ وہ دشمن  
 ہے ہر شخص کے دم کے ساتھ ہے مارا نہیں بغلی گو دینہ دوست ہو کر دشمنی کرتا ہے اسپر جہاد اکبر ہے  
 (۲) عاطفہ کو پہاڑ سے خود خوب قائم کرے گو پشت ہم کنارے شتہ ہو جاوے خاص استخوان مکر قائم رہے  
 اور شکم و پشت میں اور تلیہ کے فرق کرے یعنی شکم کو پشت سے جا کر لے اور اونچا کر دم میں کچھ تصرف  
 کرے اور دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر خط راست کھے اور انگستان میں طغرائے احم ذات ہو (۳)  
 ناظرہ سر کو جھکاوے اور نظر کو دل پر رکھے بوقت نفی چشم کشادہ نہ رکھے بند رکھے اور بوقت  
 اثبات کے چشم بستہ رہے زبان پر ذکر (۴) دائرہ بدم برآمد نفی کو شروع کرے اور بظرف پہلو چپ  
 جھکتا جاوے اور حالت خمیدگی پہلو سے چپے گزر کے جب در بیان زانو کے آوے قریب زمین  
 کے ہواب کر میں ہم دیکر کے قریب تر زمین کے ہو کر کے طرف پہلو سے راست کے لوٹے اور  
 اونچا ہونا جاوے اور جیسے حالت خمیدگی موہنہ سوے چپ تھا اب بسوے راست رہے۔  
 یہاں تک بدوش راست کے پہنچے پھر گردن کو بسوے پشت کے ڈھلکا دے کہ موہنہ بسوے  
 پشت ہو اب دم کو توڑ دے اور آنکھ کو کھولے اور منہ کو پس پشت پھینک دے اب یہاں سمجھ لے  
 سرعت تمام سر کو سیدھا راست کر کے بسوے چپ جھانک کے گردن کو تان کر سخت فرم کر کھڑو  
 جھانی سے مجاوے بدم برآمد چشم کشادہ ضرب اثبات کی مکر و صلوات کو جا کر دل پر دبو سے اور طبیعت کو

ثلاثی مغربی

جبریل

چار ضربیہ

کو ثابت کرے ف جو باقاعدہ ذکر کر دیا وہ جانے گا کہ ذکر کوئی بہ تکلیف خاندانہ نہیں کرتا ہے بلکہ بہ تکلف عرفیہ کرتے ہیں ذکر نام کو کرتے ہیں نہ نشان کو عمل کما ص بنانیہ و عمل متن کیا معلوم ہوا اثر تکلیف شریعت زندہ نور سے اور تاثیر تکلف مردہ ظلمت سے

ہر آگہ تخم ہر کشت و چشم نیکی داشت | داغ بیدودہ بخت و خیال باطل بست

باقاعدہ ذکر کریں پانوں اور گردن کو خبر ہو جائے گردن میں ایک عقدہ ہوتا ہے اور تکلیف ہے

(۹) بخلا جیسے جاروب چشمتیہ کو ارہ بنا لیا جیسے جاروب سہروردیہ کو ذکر حمد و گراہین کچھ

فرق ہے اور سنہ بھی لکھی ہے (۱۱) دوزانو ایسے بیٹھے کہ سر انگشتان پا بسوئے قبلہ ہوں اور سن

ایڑیوں پر اور ہاتھ کنپٹیوں پر پہرناں سے لاکو بطنرف دوش راست کے لیجا کر ہاتھوں کو

اٹھائے اور اگر ڈھوکہ ضرب اثبات کی بقوت تمام دلپردیوے اور ہاتھوں کو زانوین پر سے

(۲) اگر ڈھوسی طرح بیٹھے کہ سرین بین پر چپاں ہوں اور دونوں ہاتھ ملا کر یہ درازی سست سیا

دوستی میں گذرانی کرے اور اثبات دوزانو ہو کر مشت بستہ آوے اور ضرب اثبات کی لپیر

دیوے اور ضرب یدین زانوین پر (۳) کہڑے ہو کر دونوں ہاتھ ملا کر پشت کو خم اسقدر کہ

کہ ہاتھوں کے انگلیاں پانوں کو پہنچیں پھر ساتھ نفی کے سید ہا ہو کر بدوش راست آوے

اور دونوں ہاتھوں کو بلند کر کے یعنی بطرف آگے ضرب اثبات کی قلب پر دیوے ف ذکر

سے صرف مراد شدت ضرب کی ہے چنانچہ جلد دوم اسکی بحث سے پھر آئیں بند کرنا وغیرہ

بہت گنجائش ہے (۱۰) جلمردب سہروردیہ (۱۱) بقاعدہ نمازیوں بیٹھے کہ انگشتان پا کے راست

بسوئے قبلہ ہوں یعنی آگے کو اور پائے چپ بسوئے راست کے (۲) عاقلہ مگر بطور چشتیان قائم

ہو اور شکم و پشت میں کچھ بصر نہ ہو اور ہاتھ دونوں بعاطفہ چشتیان کے (۳) ناظرہ بطور چشتیان

سر کو خم دے اور نظر کو دلپر رکھے مگر نفی و اثبات دونوں میں چشم کشادہ رہیں گے زبان پند کر ہو (۴)

دامرہ بطور قادرہ کے بدم درآئے نفی کو دل سے ناف میں لیکر بطور چشتیہ دوش پر لیجا سے اور تا

بضرب اثبات کل عمل بطور چشتیہ کے کرے مگر ضرب اثبات کی بطور قادرہ بدم برآمد ہو اور وقت

ضرب سزین کو بلند کرے (۱۱) صلاہ اسی کو ذکر کانون کہتے ہیں بقاعدہ ثلاثی شگندی

پائے راست براں چپ کے رکھے صرف یہ قاعدہ صلاہیک پایہ ہے اور برو خود آئینہ ہی آگ کے

۱۱

۱۰

۱۱

پراڈ آتش لکھ کر نفی اثبات کرے (۱۲) عزرائیل بجا رو بہ نقشبندیہ دوسری ہے (۱۳) جاوید  
 جاوید (۱) دونوں یون بیٹھے کر انگشتان پاسے چپ بسوئے راست و پائے راست بسوئے  
 چپ ہوں اور سرن یا نون پر ہوں (۲) عاطقہ کمر میں خم ہو اور شکم و پشت میں بطور تخلیہ کے عمل ہو  
 اور ہاتھ بطور چپتہ کے (۳) ناظرہ سر کو راست با ستواری گردن کرے اور نظر کو ناف پر رکھے  
 لکھ کر نفی میں کشادہ اور اثبات میں بند رکھے ذکر زبان (۴) دائرہ خم کر منفی کو دل سے ناف میں لاکر  
 ناف سے نفی کو بدم درآمد تا طاق ابرو کھینچ کر لجاوے اور دم کو نہ توڑے اور گردن براستی میں  
 پشت ڈھلکاوے اور بعل عنق بدم برآمد آنکھیں بند کر کے صلویں کو اٹھا کر ضرب اثبات کی کرے  
 و خود صلویں کی صحت نہیں لگو خلاصی کو کہد یا ہنگر جلسات فاذا ان میں خلط ملط ہو  
 انصاف شرط ہے جب فاذا ان قادریہ یا چپتہ میں دونوں امر ہوں بدم برآمد نفی وہم درآمد نفی  
 علیٰ ذالافتاس دیگر امور ایک تواجاع صندین جو محال ہے لازم آوے۔ دوسرے ہتیا ز فاذا نہ  
 یک نام فوت ہو جاوے۔ پھر کیا نام کو فاذا ان میں گے۔ نشان کچھ نہیں۔ کیا چال ہے (۱۴)  
 کر و سہاکیں بجا رو بہ چپتہ بہا و ہوز اللہ جبر کرنا (۱۵) مدور حلق یہ ذکر مران غیب ہے حضرت  
 فقیر الدین چراغ دہلوی کو پہنچا ہے اس میں صرف یہ ہے بوقت ضرب اثبات کے زخندان کو  
 دو نو پر کھدے (۱۶) مسجان بجا رو بہ قادریہ بہا و ہم اللہ جبر کرنا (۱۷) میکائیل و ضرب  
 جاوید بجا رو بہ قادریہ میں کرنا (۱۸) جاوید نقشبندیہ (۱) قاعدہ بطور تسبیح کے اسطرح بیٹھے کہ بانوں  
 زیر بانوں کے ہوں اور صلویں تڑ میں قائم ہوں (۲) عاطقہ کمر میں خم ہو اور شکم و پشت میں تخلیہ ہو  
 اور ہاتھ بطور چپتہ کے ہوں (۳) ناظرہ گردن و سر بطور قادریہ کے نظر بھی بطور قادریہ ناف پر کر نفی  
 اثبات دونوں میں آنکھیں بند رہیں گی۔ اور ذکر زبان (۴) بطور قادریہ کے دم کو نہ توڑیں ۰۰۰  
 اور نفی کو ناف سے تا مؤخر دماغ کے لجاوین اور بعل عنق بطور قادریہ کے چپتوں کے طرز  
 پر بقیام صلویں ضرب اثبات کی دلچر دیوین +

### فصل دوم خفی

یہ وہ ذکر خفی ہیں جنکو علی سے تعلق نہ پاس افتاس سے علاقہ ہے جس طرح محمد تعلیم تحریر بجا رو بہ کو  
 کا غور پھر کرنا ہے اس طرح ذکر تعلیم فکر یا جو کرت (معنا جاوید کو لوح باطن پر لکھتا ہے نام توڑیں

جاوید

کروبان

موسویں

موسویں

موسویں

کا استیلا ہے اور خطرہ بندی کو مفید ہے۔ استیلا کی دو قسم ہیں (۱) استیلا عسقیہ یا عسقلین  
 جلسہ زبان کو تالو سے لگا کر اور دم کو درمیان سینہ کے بند کر کے سر لام کو کتف راست سے بھرت  
 دوش تا بناف کھینچے پھر گوش دیکر الف لام کو بھرت کتف کتف چپ کے لاوے تا ناف کر سی لا  
 میں واقع جوف دوش راست کو آگے کی طرف جھکا کر جھکاوے اور خیال کرے حرکت کتف کی  
 پہنچ گئی اور کتف چپ کو آگے کی طرف جھکا کر چپ کی طرف لیجاوے اور تصور کرے کہ کشش الٹی پھیرا  
 رالہ کو لکھرا **اللہ کو سینہ پر لکھے استیلا کے تقسیم** یہ جگہ چستہ بہرہا حوال علی اللدام موافقت  
 کرے زبان کو تالو سے ملا کر کے دم کو جس کرے اور قلم خیال اور خطرہ کے سر لا کو بہستان راست کے  
 لاوے اور بہستان راست کو درمیان میں لا کر سر لام الف کو بر طرف کے پہنچاوے اسے اس طرح **اللہ اور اللہ**  
**اللہ کو لکھ کر محمد رسول اللہ کو سینہ پر لکھے** ف باقی اذکار حنی مانند نسخہ طلب طیب کے ہیں کہ وہ  
 کسی دوا کا وزن زیادہ کسی کا کم کر دیتے ہیں کوئی دوا موقوف کر کے کوئی زیادہ کی کسی میں عروج و نزول  
 لکھ دیا تو شد نہ لکھا کسی میں مدوشد کر دیا عروج و نزول نہ لکھا اسکا تو کچھ حساب ہی نہیں ہے جتنا  
 جو چاہے ذکر نیلے۔ بہت بڑی شاعرت کی گنجائش ہے جیسا جلد دوم میں ثابت ہے +

استیلا عسقیہ

استیلا عسقلین

فصل سوم پاس انفاس  
جاوے عسقلین

**فصل سوم پاس انفاس** میں سمولی یہ ہے جاوے قلم زیر یہ جگہ چستہ بہرہا حنی  
 قلمی زیر ناف سے کھینچے اور اثبات کی پانچ ضرب دلیر دیوے اور ہر ضرب میں یہ ارادہ کرے کہ یا کوئی  
 النور میرے دل کو پور فرما **ف** علی ذوالقیاس پاس انفاس جاوے میں کثیر الوقوع نہیں ہے  
 مخصوص باسم ذات ہے حکم اکثر ہے باقی ناظرین خود انصافانہ ملاحظہ فرمائیں گے +

**باب دوم اذکار ملکوتیہ** - اسم ضرب میں اولاً یہ بات محتاج غوت نہیں خودی  
 ظاہر ہے کہ ضرب اسم ذات کی بوجہ کللاً کے صورتاً و معنایاً واقع ہوتی ہے برنویضاً **اللہ**  
 کو اسم ضرب کہنا درست ہوا تا **یا اللہ** اور **لا اللہ** دونوں بابر اثبات کے ہیں پہلے **یا اللہ** کو اثباتاً  
 مجرد کیوں کہا مجرد تو اسم ذات ہے نہ **یا اللہ** یہ معلوم ہے کہ نظر بہ علیحدہ ہوتے معنی کے کہاں ذکر اثباتاً  
 مجرد میں اثبات مجرد لفظاً ہے نہ معنا دوسری **اللہ** کو اثبات منفرد کہنا چاہئے نہ اسم ذات کیوں کہ اسم  
 ذات تو ہے مگر اثبات ہے اور **لا اللہ** بھی اثبات ہے یہ اسم صفات نہیں ہو سکتا۔ **فصل اول**  
**یکضربی** یکضربی دو قسم میں پہلی قسم یہ ہے کہ کل اسم ضرب کی ضرب طلب پر ہی جو دوسری

باب دوم اذکار ملکوتیہ  
اسم ضرب

فصل اول یکضربی





جروتیہ علاج

مین ذکر جبروتیہ میں سر کو کثرت راست لیجا کر لیند کر کے پستان چپ پر ضرب دے گا اس شدت سے کہ پہلو چپ خمیدہ ہو جاوے **حلاج** سر الف کو اسم ذات سے جہا کر کے بہا وقتہ نہ بجائے  
 راست ضرب دیکو بجائے چپ تین ضرب دیوے مگر کسب و کچھ دلیر ضرب اسم ذات مضمون کی دیوے  
 ہر ضرب مابعد کی ضرب ماقبل سے توی تہے اور شدید **ف** اس ذکر کو حلاج بدین وجہ کہا جاتا  
 ہے کہ صدائے حلاجیہ ثابت ہوتی ہے یہ ذکر برائے تجلیات افعالی و صفاتی مفید ہے اور  
 مخصوص بہ تجلیات ذاتیہ ہے۔ **حضور** سر کو جھکا کر کچھ جھکاوے اور بدوش راست لیجاوے  
 اور سخت ضرب اسم ذات کی دل پر دیوے **ضربی** سر کو زانو پر رکھ کر باسم ذات سر کو اٹھاوے  
 اور بغیر ضرب دیوے ایضا کھڑی چشم بہ آہوات سر کو بدوش راست لیجا کر دل پر **دو ضربی**  
 ایک بروج دوسری بدل سہ **ضربی** بزائے راست و بچپ و بدل۔ چہار **ضربی** بہ پہلوین  
 و بروج و دل۔ پنج **ضربی** براست و پیش و چپ و بروج و بدل **شش ضربی** براست و پیش  
 و چپ و بروج و پس و دل **ہفت ضربی** آسان و سخت و راست و چپ پیش و بروج و دل  
**ذکر عبرت**، جمیع احوال و انما جس شے پر نظر پڑے بمعانہ ذات کے اُسکو دیکھ کر کے آنکھ بند  
 کر کے ضرب اسم ذات کی دل پر کر کے آنکھ کھولے پھر جوشے دیکھے یوں ہی عمل کرے ایک مرتبہ کے  
 بعد وہ حالت طاری ہوگی کہ خود بخود ظاہر و باطن سے ہستی مطلق ظہور کرے **ف** ظاہر ہے  
 کہ سورۃ الفاتحہ باتفاق فقہا و فقہاء تریاک جملہ مسموم ہے گز نہ مار یا مسموم فیون کو فائدہ تو کرے ہزار  
 ملا اور سیانے سر پھوڑ میں معلوم ہو کہ فاتحہ تو یاد ہے علما تو جانتے ہیں اجازت نہیں علما نادان ہیں  
 یہ ذکر عبرت تو اتفاقی زمین ہے اور نہ کسی نفس سے ثابت ہے بغیر عامل و کامل کی اجازت و عمل  
 شغل کے بکار آمد نہیں۔ **سچی** دو سطر ٹھیک مفرود و ہنون ذکر عبرت تحریر نہیں تاثر ہے مشغلہ مصحف  
**یا فر** شریف کور ہو و لیکر چشم بستہ بلا خطہ واسطہ کھیندی و عجزہ کرے **ف** ذکر اسم ذات اور ذکر  
 ضی میں شاعری کی بڑی گنجائش ہے خوب اوراق سیاہ کئے ہیں **فصل** دویم **ذکر** کار و کار  
 مین۔ **جلالیہ** اسکی دو قسم ہیں **اولا** اللہ اللہ متصلاً لے خیا اسقدر کہے گا اثر فانی اللہ اور  
**بقا** اللہ کا پاوے **ف** بشرطیکہ مدہ صاف اور ذکر علی الدوام ہوا آخر اسم ذات کو دل سے  
 کہہ کر کو ناف سے وہاں تک کہیںے جہاں تک ممکن ہو **حیران** چشم بستہ اسم ذات کو دل سے

ضربی

دو ضربی

سہ ضربی

چہار ضربی

پنچ ضربی

ہفت ضربی

ذکر عبرت

مشغلہ

حیران

اور جو کونان سے لکھے قلب ریز کو زمین پر لپکا کر نافرمانی پر اسم ذات کہہ کر سر کو اٹھاوے اور دونوں ہاتھ راتوں پر سخت کر کے ضرب ہونگی خود میں دیو سے اور بقام ہوتی پہنچے اور نصف پہنچے جو کے ہوتے فصل پاس انعام میں ذکر قلندریہ ہے یہ ذکر قلندریہ ہے وہ جاروب ہے علی بن ابی طالب اور میں تیز ہے فصل سویم عروج و نزول میں ذکر عروج و نزول کا جلد دوم مفصلاً ہے اور ایک جگہ ہے ذکر جامع سر کو در میان زانوین کے قریب زمین کے کر کے دل سے کہے یا اَحَلُّ اور زبان سے یا اللہ کی ضرب کرے پھر دے یا واحد زبان سے اسم ذات چپ و راست ہی ذکر کرے چند ذکر حق منزلہ اسم ذات کے ہے حَقُّ حَقُّ حَقُّ حَقُّ - کہتا ہوا میں ضرب بکتف راست تصور رحمن رحیم رفیع کی دیوے اور بقوم حَقُّ حَقُّ حَقُّ حَقُّ کہتا ہوا میں ضرب بکتف چپ بتصور بدیع باعث بدیع پھر حَقُّ حَقُّ حَقُّ حَقُّ کہتا ہوا بتصور قدوس سبح سبحان سبحان و شمس خود دیوے اور طریقہ ضربات کا مرشد سے دریافت کر لے ف لنتا بوم متبرک کلان ہے جسکی ہندی آٹو ہے اور چند تہم خورد ہے جسکی ہندی گو ترڈ ہے یہ دونو یا سان شب ہن تویم مانند شہنشاہ کے ہے مثلاً چالیس بقبضہ پیرگران ہے اور چند بادشاہ مثلاً ایک وہیہ کا ترشد ہے یہ بھی دریافت کر لے یہ ذکر بوم چہ یا چند کیونکہ ذکر چند لکھا ہے فارسی والے دونوں کو چند ہی کہتے ہیں و والقی چشم بستہ سر کو بجانب کتف راست ایجا کر بلا خطہ صفات اسمائے امہات اللہ اللہ اسطور پر کہے کہ ضرب اول روح پر جو مگر بختہ ہائے تہذ کے - دوسری قلب پر سکون یا دونوں ضربین قلب ہی پر ہون بعد میں مرتبہ کے کہے اللہ کا ضیق دوسری دہائی پر اللہ کا ظریف تیسری پر اللہ معنی پھر کوٹے چوتھی دہائی پر اللہ معنی علی ہذا پنجویں پر ناظری چھٹی پر حاضری - سترہ پایہ - ہنوخ کو قائم کر کے آنکھیں بند کر کے اور ناف کو بالا کر کے قائم کر کے پھر ناف سے پشت تمام اسم ذات کو کہنیے اور لام دویم کو مد طول ایک پہلے تمام اسم ذات سے سمیع کو ملاوے پھر لکھنا گو من بعد صلیتہ کو ایک دم میں دعوائی سو تہذ ذکر کر کے ناسوات گواختہ ہوں اقل مرتبہ تین بار ہے ایک دم میں تین مرتبہ عروج و نزول کرے ایضا با سائے حاضر و ناظر و شاہ عروج و نزول کرے ذکر شطرا ہنوخ کو قائم کر کے با دو شہد زبان دل سے اسم ذات کو کہے اور ملاحظہ صفات امہات کا کرے اور ناف سے آغاز کرے اور تازہ سر تک ایجاوے بہ مجاہد صغیر کیا رکھیے سو بار

قلندریہ

چند

دو ہفتی

سیاہ

ایضا

باب اول  
ذکر اہم  
ذکر اہم  
ذکر اہم

عقفا

عراقیہ  
ذکر کبریٰ

لاہریہ

سلا

مشاہدہ

جویت

ہوا

ذکر  
فصل دوم

عروجیہ

نزلیہ

ذاتیہ

صفتیہ

احکامیہ

**باب چہارم اذکار لاہوتیہ اہم اعظم من فضل اول ذکر اہم عظیم من**  
**ذکر چند اور پتھر جو پکا ہے ذکر لوم** ذکر ہو بھی کیا جاتا ہے **ف** دیا چہ من لکھا گیا ہے کہ اذکار جانور  
بصدائے جانوران ہوتا ہے **شکر** **ف** حورہ من الفاظ تو ہی تو ہے اس قدر ذکر کرے کہ بہوش ہو جا  
پھر جب ہوش میں آوے یہی ذکر کرے روز بروز بخودی طاری ہوگی اور ترقی روز افزون **ف** **ذکر**  
**نزلہ اہم ذات ہے لفظ تو منزلہ ہو کے ہے اور ہوسمیرہ ذکر غائب ہے اور تو صمیرہ ذکر حاضر اس صفت**  
**کو مرشد سے دریافت کر لے اور بوم میں حق تو کا ذکر ہے۔ عقفاً اول یا کو دل سے کھینچ کر کے بارہ**  
**چشتیہ ضرب ہوگی دل پر کرے اور دم کو بہا تک کھینچے کہ دم بخود رہ جاوے اور تاباشیائے عقفا پہنچے**  
**عراقیہ** ذکر ہو کہ زبان حال کرے **ذکر کبریا** سر کو کتین میں چپان کر کے دم کو ناف سے بہ کلمہ  
**ہو کھینچ کر بہا تک جس کرے کہ بالکل بے طاقت ہو جاوے اس وقت دم کو چھوڑے پھر از نو شروع کرے**  
**چلانا** روزانہ ہزار بار ذکر کرے تاکہ منتصف بصفات تجلی ہو جو **ذکر لاہوتیہ** سر کو بکت چپ لجا کر کے  
**ضرب ہوگی قلب پر کرے ف** فرق ذکر لاہوت و ذکر جویت و ذکر سلا کو دیکھ لو **ذکر معلما** یا کو  
**کھینچ کر کے بارہ چشتیہ ضرب ہوگی دل پر دیوے ذکر مشاہدہ** زبان کو نالو سے ملا کر چشم کشادہ دم کو  
**جس کر کے بخود دل ذکر کرے تاکشف حقائق برودہ اہم ہو ذکر جویت** سر کو بدوش راست لجا کر  
**ضرب ہوگی دل پر دیوے ذکر ہوا** پشت کو استوار کر کے زبان کو نالو سے ملا کر ناک سے سانس دیوے  
**اور سر کو چاروں چکر اوے اور زبان حال ہو ہو کہوے ف** اس ذکر سے ایک نو شوق عمل ناپید  
ہوتا ہے **دوسرے ذکر کو ترقی ہوتی ہے تیسرے جملہ امراض بدنی دور ہوتے ہیں علی ہذا سستی رنج**  
**ہوتی ہے اور مشاہدہ ہوتا ہے فصل دویم اذکار عروجیہ و نزولیہ اول ذکر آچکا ہے ذکر ذاتیہ**  
**بجس دم بغیر حرکت زبان و لب کے شعل ہو میں مشغول ہوے اور تصور اللہ حاصل اللہ ناظر اللہ شاہد**  
**اللہ مع کا عروج و جواز لا کرے ذکر صفاتیہ** ذکر ذاتیہ **عند الملاحظہ اللہ حاضر** کے معنیہ **سنى ان اللہ**  
**علی کل شیء شہید اور بلا خطہ اللہ ناظر ان اللہ بصیر ان اللہ بصدیق یا قینا و اور بلا خطہ شہیدی یا قینا تو ان**  
**قدتوجہ اللہ و بلا خطہ می و هو معکم و انما کنتم کا کرے ذکر احکامیہ** زبان کو نالو سے  
**لگا کر کلمہ کی انگلیوں سے سوراخ کانوں کے بند کر کے بطور** ہوا دم کے خم کر کے امانے  
**کا ملاحظہ کرے ف** فرمایا حضرت محبوب الرحمان نے اسم یا تبار کا آئینہ پیش نظر کر کے جملہ اسمائے صفاتیہ

فصل سوم: اذکار صوت

صوت سادہ

بساط

صوت مرکب

اسمائے حسنیٰ کا ملاحظہ کیے جاوے گی کہ اسے فصل سوم اذکار اصوات میں یہ ہفت پردہ دل کے  
ذکر میں صوت اسخند و زانو ایسے بیٹھے کہ سر میں ایک پانوں پر ہون پھر انگوٹھوں کو پس گوش ٹھکرا  
سبا یعنی انگشت شہادت کو کانوں میں رکھے باقی انگلیوں کو سیدھا کر کے انھوں کو بند کرے پھر  
ذکر ساتھ ہو کر اسے اُدھر سے کلہ لاکو سننے بہت مصروف سماعت رہے و جب یہ آواز نکلا  
جائیگا کہ یہ صد اس پردہ کی ہے مگر شد سرجی صاحب کو واقفیت ضرور ہے کیونکہ درجہ بدرجہ تعلیم  
نقیض ہوتی بسم اللہ غلط خود ہی کو معلوم ہونگا تو کیا بتاویں گے اور ہونا تو ہو چکا ابتدا پہلے پردہ دل  
کی صدا بتاتے ہیں صوت اسخند کو سننے پردہ کی صدا ہے ہڈی بہ تعریب حد ہے اور ان نفی کو  
ہے جیسے آریہ و ناریہ اور جان اور جان نارانجان اور اب بھی نفی کو آتا ہے مثلاً دعوات ابدعات اور الف  
بھی سلب کو آتا ہے مثلاً گیان اگیان ناران عرب اعراب اور ہوا اثبات ہے اور کال نفی مضارع کہ  
ہے صوت بساط ذکر اسکا صوت مطلق میں ہے جب ذکر ہو گا کہ اسے آفتاب کو بزمگ احمد درخشندہ  
دیکھے اور یوں خیال کرے کہ یہ گردہ بسط ہو کر تمام اعضا کو محیط ہوتا ہے آخر لامر مجہوجا جاتا ہے اور جاتا  
ہے کہ وہی قرص محیط ہے اور اس محویت میں جاتا ہے کہ ہوا کا ذکر وہی کرتا ہے جب اس ذکر  
میں زرد نور نظر آتا ہے جانے کہ یہ نور نفس کا ہے جسکا محل ناسوت ہے جب نور صرخ نظر آوے جانے  
نور ملکوت ہے جب بنظر آوے نور جبروت ہے جب نور سیاہ نظر آوے جانے نور لاہوت ہے جب  
ذاکر نور ہو گا جائیگا کہ اس نور سے زعرش تا فرش سارا آفاق منور ہے اور عالم نور محض نظر آتا ہے اور  
اُس عالم میں ملائکہ حق نظر آتے ہیں اور سالک موصوف بصفات اللہ ہوتا ہے اور بوجہ حقیقت تصرف  
عالم کے خلفاء اللہ پر وحی اور اولیاء پر الہام ہوتا ہے و قصور صاف اس پر غصہ فرمائیے کیوں  
نہیں لکھا فلان آواز فلان پردہ کی ہے آپکا مونہہ تو کسی نے نہیں پکڑا ہے جسوٹ صحیح جو جی میں  
آئے فرض کرو حضرت سادہ لوح خوش اعتقاد سلامت رہیں آپکی بات سنی ہوئی ہے دیکھو صورت  
صحت کی کیا حاجت کچھ کام کرنا تو منظور ہی نہیں برائے نام جب ہے پھر کیا جھوٹ کیا سچ دونوں  
برابر ہیں جو کرنا ہو کمال سے نیچو حسن صوت حسن صوت حسن سے گوش بند چشم بند لب بند  
گردہ بینی سر حق برین بخند + دونوں انگوٹھوں کو کان میں رکھے اور دونوں کلہ کی انگلیوں  
کو چشم بستہ کر رکھے اور بیچ کی انگلیوں سے ناک نھنوں کو دبا لے باقی انگلیوں کو لب بستہ کر

اور توجہ تمام و تمام گوش کو صدائے ہور دکھائی سوقت اسکو صدائے ہوا ایسی آتی ہے جیسے بلندی سے پانی گرتا ہے اور اُس سے ایک صدا پیدا ہوتی ہے اور ابتدا ایسی آواز آتی ہے جیسے دور کی آواز انہماؤ اسطرح پر سنتا ہے جیسا کہ چادر پانی پکھڑا ہے اور شور گرسیت گرسیت کو سنتا ہے جب اسکو یہ آواز سنائی دلو خوب ہمت کو مصروف کرے تاکہ خوب سماعت حاصل ہو۔ یہ صدا توبے سماعت ذاکر کے بھی پر صدائے جو نہیں سنتا ہے اسکی غفلت ہے۔ الغرض ہر دم متوجہ رہے جب سماعت حاصل پھر مائل نہ ہو یہ آواز رفتہ رفتہ بڑھتی جاتی ہے یعنی اسکی سماعت ترقی پکڑتی جاتی ہے وہ آواز زیادہ نہیں ہوتی ہے چنانچہ نیک نوبت پہنچتی ہے کہ بغیر بند کے منافذ کے یہ سماعت کرتا ہے جب جانے کہ سماعت مجھ کو حاصل ہوگی تو پھر اس ترکیب و ترتیب کو عمل میں لائے اور تدریج و متبادل عمل کرے پہلے لبون پر جو انگلیان ہن انکو سست کرے پھر دھیلا کرے اس پر نظر ہے کہ سماعت میں تو کچھ فرق نہیں ہوا ہے بعد لبون سے انگلیان اٹھائے۔ علیٰ ہذا القیاس پھر ناک سے پھر آنکھوں سے پھر کانوں سے ہٹ فرمائے ترکیب اس ترتیب تحریر ہے یہ بات توجہ حاصل ہوگی کہ باجائز کا عمل ہوگا صرف اجائز بغیر عمل کے یا فقط عمل بلا اجائز و اصل کے مقرر نہیں ہے باتوں سے کام نہیں لگتا ہے ہر خانہ یہ چار سطر چھپ سکتا ہے۔ پیرچی عمل کروین تو پیرچی مین۔ سلطان الذکر صوفیہ کے نزدیک آنحضرت نے خارجا میں چہرہ نیک سلطان الذکر فرمایا ہے و سلطان الذکر زینج ہے بجز وہ جلد آواز پر اطلاق ہے۔ صوت ہفتم پر تودو ام قیام ہے۔ آنحضرت کو معافی ریاض کی نہی جو احمد بلاسیم مین بان پیرچی کو معافی ہے الغرض سالک ایسی جگہ کہ جہاں کچھ شور و غل نہ ہو وہاں حجرہ تنگ و تاریک مین قیام کرے اور موافق تعلیم رہبر حق و تاملین مرشد صدق کے ایک مودہ کی طرح بے صن حرکت کر کے سبک اور بے اختیار ہو اور از سر تا پیر مین موسے بزبان حال بدم درآمد اللہ و برآمد ٹھو کہے اور تظنم اللہ ٹھو مین غوطہ مار کر و تقسیم حاصل کرے۔ صاحب سلطان الذکر حجرات و نباتات و حیوانات جزو کل مخلوقات سے ہر وقت ہمہ حال بے اپنے ارادہ کے انکا ذکر سماعت کرتا ہے اور اسکے ہر مین موسے ہر دم ذکر جاری رہتا ہے و نزدیک متوسفر کے سلطان الذکر افضل الذکر جا رہے ہے اور نزدیک صوفیہ کے سلطان الذکر ہے کہذاکر کے ہر مین موسے ذکر ہو ہو کا زبان حال جاری ہو اور نزدیک ملائعہ کے سلطان الذکر نام صوت فواد پردہ چہارم قلب کا ہے جب قبض اصلاح کیے پچ کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ثم فواد ابون کو قضا

سلطان الذکر

کیا حال ہے اسکے ان باپ کا۔ قواد آسمان چہاں ہے جو نرغ فلکیات ہے اور قلب مقام شامی  
 ہے۔ قلب سپاہ مشہور ہے اور آفتاب شہنشاہ ہے مگر سلطان الذکر کی تین قسم ہیں ایک سلطان  
 بحر کنت جمانیہ پیدا ہوتا ہے جیسے دونوں ہاتھ سے تالی پیدا ہوتی ہے ایک ہاتھ سے صدا پیدا  
 نہیں ہوتی ہے۔ دوسری قسم سلطان الذکر کی خاصہ سے پیدا ہوتی ہے یہ بلا واسطہ حسہ کشف  
 کے ہے اور بغیر حروف مکتوبہ کے پس لطیف اور بیط ہے۔ تیسری قسم سلطان الذکر کی وہ  
 ہے کہ ایک آواز ہے واسطہ اور بے جہت و سجد دائم و قائم ہمیشہ ایکنج پر رہتی ہے جو کہ نہ کم  
 ہونہ زیادہ جسمین تغیر ہونہ تبدیل اس صدا سے تمام عالم پر صدا ہے مگر تجر صاحب دل کے کوئی  
 اس آواز کو نہیں سنتا یہ صدا ہے قبل از آفرینش کے تھی ویسی ہی اور رہیگی۔ واضح ہو قولہ  
 تعالیٰ مَا لَكَ رَبِّ الْفُؤَادِ مَا نَأْتِيكَ سَمْعِي بِرَبِّكَ مَا لَكَ رَبِّ الْفُؤَادِ مَا نَأْتِيكَ سَمْعِي بِرَبِّكَ  
 نہیں ہوتا ہے بنام خضر گو ہم مؤدب و متلذذ ہیں مگر لطف حضرت تو حضرت خضر ہی کو حاصل  
 ہے سکندر کے نام سے گو ہم متاثر ہوں سلطنت تو بکو حاصل نہیں ہوتی موبہ زوری کی بات  
 جدا ہے۔ بدہ ہوا ہی نہیں اپنے آپکو خدا جان لیا پھر سلطان الذکر کا ذکر نکلیا تو کیا دور ہے۔  
 سلوک میں اعتبار وحدت و برزخ سے ہے کیونکہ وحدت سے احدیت و وحدت سے دونوں ناشی  
 ہیں سلطان الذکر صدا سے فواد ہے غلہ کے لوگوں کا محاورہ ہے ہمارا سکندر تو ہمارا آقا ہے۔ ایک  
 صوفی جان پہچان فرمانے لگے جس ذکر سے جسکی کشود ہو وہی اسکا سلطان الذکر ہے جانتے تو  
 نہ تھے مگر تھے حضرت مرشد خوب بات گھڑی۔ اول تو ذکر کشود کو فتح اللباب کہتے ہیں نہ سلطان  
 الذکر اور ذکر فتح اللباب بھی معین ہے نہ غیر معین حکم باہر اکثر ہوتا ہے نہ برو جہا نقل کے۔ دوسرے فرمایا  
 بزرگوں نے جسکو جس اسم سے فیض ہوا اسکا تو وہی اسم عظم ہے۔ ظاہر ہے کہ اسم عظم ایک تو معین  
 نہیں دوسرے معنی ہے بجز اسم عظم کے فیض بحال ہے اور سلطان الذکر مقرر ہے اور آیت  
 کشود اسپر موقوف نہیں ہے قیاس مع الفارق و مجرول سے ۵ صوفی چہ فغان است الی اللابین  
 سن الدین + ابن مکتہ عیان است کہ العلم من العین + راقم کو جب یزرع ہوا کہ اذکار ہر چہاں عالم  
 کر چکا جناب مرشد نے طلب فرمایا اور ایک روز ایک فیقر کی ملاقات کو تشریف لیگے فادوم سہرا  
 تھا حضرت نے ان شاہ صاحب سے فرمایا مجھ کو جسقدر اذکار وغیرہ معلوم تھے اسکو کرادیے اب اسکو

آپ بتائیں۔ راقم کو حال حکمت علمی و حسن مصلحت علمی معلوم نہ تھا ان درویش نے کہا تم سب ازگانا  
 کر چکے راقم نے کہا ہاں کر چکا فقیر نے کہا کچھ دریافت کروں متبادل بیٹھ گیا اور یہ جواب میں کہا اذکا  
 ناسوتیہ و ملکوتیہ بعلم خود کر سکتا ہوں مگر جبروتیہ و لاہوتیہ بلا رفاقت حضرت مرشدانہنیں کر سکتا ہوں  
 فقیر نے کہا خیر ہلا تم بتا سکتے ہو کہ سلطان الذکر اور صوت سردی میں کیا فرق ہے پھر وسامت  
 از سر تا پا پسینہ میں غرق ہو گیا۔ اور دونوں صاحب باتوں میں ایسے مصروف ہوئے گویا کچھ فکر  
 ہی نہ تھا۔ بعد حضرت مرشدانہم خص ہوئے۔ طلسمات و جہم و شعبہ ہائے زعم باطلہ سے جسکو خدا  
 بجائے وہی بچتا ہے اقسام وحی کے کتبِ محدثین میں مفصل مرقوم ہیں۔ منجملہ اقسام وحی کے  
 ایک قسم وحی سے آواز شہد کی کھیون کی سی آتی تھی۔ دوسری قسم کی وحی میں جوش و دیک کی سی  
 اور تیسری قسم کی وحی میں صدا سے جس کی سی آتی تھی اور کبھی وحی بصورتِ وحی کلپی آتی تھی اور  
 گنگو کرتی اور انما حضرت جبرئیل کا بصورت مختلفہ ثابت ہے کہ جنکو سب باہوش و حواس دیکھتے تھے  
 اور حضرت عباس نے کیا دیکھا تھا جو بیہوش ہو گئے ہر کار سے و ہر در سے اقسامِ حدیث تین میں  
 جو وحی بحکمِ خلاطیہ آتی مرکب بصوت و حرف ہے چنانچہ قرآن شریف موجود ہے جسکو مؤمن اور منافق  
 دونوں پڑھتے ہیں مؤمن حکمی اور منافق ضعیفی واحد ہیں اور منافق جلی بہر فرقہ کے اور مؤمن حقیقی سب  
 کا قرآن مجید پر اتفاق ہے قولہ تعالیٰ یحکم لیتھ مثلہ خذ آیت قرآنیہ ہے اور محدث کو براہِ مبالغہ مفسر  
 کہتے ہیں دویم مجہمِ عنصریہ نازل ہوتی ہے یہ نیز ہے جسکی افراط میں صرف صوت ہے اور تقریباً  
 میں فقط حرف مثلاً کظزل و صدائے جانور و وسط میں مقطعات قرآنیہ ہیں اللہ کی صد کا کہی طلب  
 ہے اور حرف کا کیا مقصد ہے حرف تو مقید ہوا ہو گا مگر لہجہ کیونکر مقید ہو گا مثلاً سپہ سالار فوج  
 درجہ اول و چہارم کے دو شخص ہیں ایک صوبہ دار بنگا لہ کا دوسرا بیٹی کا ہے قطعہ واحد ہے جیسے  
 سص کے یہ کام کرنا پروانہ کی طرح شجاعت نشان زید سپہ سالار فلان فوج فلان نام بجا فیت  
 باشند بعد سلام سنت الاسلام واضح ہو صرف سص بس نام سے کچھ غرض نہیں کام سے  
 مقصد ہے ایک لہجہ ایک کے لئے مقتضائے حال ہے دوسرا دوسرے کے لئے بدینہ علم مقطعات  
 بعلم غیر متعارف ہو قوف ہے تیوم بوجودار کا نیر قولہ تعالیٰ کا و حی الی عبدہ ما و حی حدیث  
 آد غیبیہ ہے نزدیک فقہاء کے جو وحی بیداری میں آئی وہ قرآن مجید ہے اور نزدیک بعض کے جو



خواب میں آئی اور نزدیک بعض کے جو بکلام آنحضرت مسماعی وحی محفوظ ہوئے وہ حدیث قدسی ہے  
 مناظرہ - اور یہ کہنا کہ سلطان الذکر کو کوئی ذکر نہیں پہنچتا ہے اس واسطے کہ شغل بافتیاشغال  
 ہے اور اس شغل کے اختیار میں خود شامل ہوتا ہے جسکو ملکہ ہو گیا وہ ہر دم مشغول سماع رہتا ہے  
 ظاہر ہے کہ اول تو ملکہ امر غیر متقطع کو کہتے ہیں ناؤنا جو انقطاع ہوا عند التوجہ ہی امر موجود ہے یہ  
 اختیار ملکہ میں ہے اور ملکہ مختار ہے اور ہر شے کا ملکہ ہوتا ہے بلکہ مخصوص سلطان الذکر ہی نہیں ہے  
 جو ترک کرنے سے ترک نہیں ہو سکتا ہے۔ جموٹ ہونے کا بھی ملکہ ہوتا ہے ہر کار نیک و بد کا ملکہ ہوتا ہے  
 درنیصورت سلطان الذکر کی کیا تعریف ہوتی ضرور ہوا جس کام میں ملکہ ہو وہی کام سلطان الذکر  
 ہو جاوے دوسرے بالاتر سلطان الذکر دیگر اذکار راجح و راجح میں ہیں ترجیح بلر جرح والمعدوم انہما در  
 کی لغویت ولہویت ہے صوت سردی جب بفضل مرشد یہ کانون کے پردے چھڑ جاتے  
 ہیں وہ ایسی ایک صدا کو سنتا ہے جیسا کہ مہدم ہو جاتی ہے اور صاحب صوت سردی ہمد تن ہر  
 بن موسے سنتا ہے و سلطان الذکر تو کتب سے شروع اور حاصل ہوا یہ وہب مطلق ہے یہ راجح  
 ہے یا سلطان الذکر اور اللہ تعالیٰ نہ بزرع چشم کے دیکھتا ہے نہ بواسطہ کان کے سنتا ہے یہ صفت  
 بشر کی ہے کہ پرانے ہر ایک حواس کے جدا جدا کانون کا محتاج ہے دیکھو کہ چشم کا سماعت کو آواز  
 گوش کا وغیرہ - ذات حق باکو واحد بصیر وسیع وغیرہ ہے یعنی جس شے سے دیکھا کسی سے سنا دیکھے نہیں  
 ہے صوت صدا ذکر احکامیہ میں گزری صوت لائزالی کان اور آنکھوں کو بند کر کے یا اس  
 انفاںس ہو ہو کرے اور تصور کرے کہ اوہر سے بھی یہی صدا آتی ہے مثل صدائے گنبد کے کیونکہ گنبد  
 میں جواواز کرے وہی صدا سنائی دیتی ہے صوت مطلق ام اللہ بین ایک نقطہ رشده مانند  
 آفتاب کے ہے جسکو کوئی قلب دور کوئی لہیفہ نہیں کہتا جو اس صوت کی سماعت کے دو طریق ہیں  
 کیونکہ یہی اول یہی آخر ہے باقی سب پردے ہیں ابتداء آنکھوں کو بند کر کے زبان کو تالو سے لگا دے  
 اور دم کو رو کے جب آواز سننی جائے جیسا کہ ملکہ ہو جائے پھر صوت لسان جو اوپر مذکور ہے اسکا مثل  
 کوئے آخرا لام حیکہ عین ذات بے بہت و کیف قائم ہوا و برتید فناء القواء جسکو صوت اور تجلی ذاتی اور  
 لاہوت محمدی بھی کہتے ہیں پنج جاوے اور ملاحظہ انوار سے گزر جاوے حقیقت متصرف عالم شہود ہوا  
 ہے کس ذرا سنت کہ منزل گر آن یار کجا است + انقدر بہت کہ باگ جس سے آید + + +

صوت سردی

صوت لائزالی

صوت مطلق

صوت ہمیں چشم و گوش کو بند کر کے متوجہ بدایخ ہو اور اس توجہ میں ایسا استغراق ہو کہ مقصود کو پہنچ جائے اس وقت ایک صد ایسی سنائی دے گی کہ جسمیں نہ تو صدا ہوگی نہ حرف پھر جہان تک اسکو آئیں استغراق زیادہ ہوگا اسقدر صوت ہمیں کو بحیرت و صوت کے پاؤں کا جب اسکو سپر ملکہ ہوگا شور عالم کچھ بھی اسکی سماعت کو مزاحم نہ ہوگا اور یہ عالم صوت دائم قائم ہوگا اور یہ صوت شور عالم پر غالب ہوگی ف ہفت فلک مع عرش و کرسی نہ اسات سیارہ مع اس و ذب نہ صوت یا چند سیارہ کے ہیں و قائم ہیں اور پانچ ستارہ کو رحبت ہے اعلان عرفان یہ بحث طویل ہے انبیا کو فیض اوسیت اللہ تعالیٰ سے تھا اور اولیا کو فیض شہادت ہے آنحضرتؐ کو اللہ تم سے فیض اوسیت صوت مطلق برائے توحید ذاتی ملی جو کسی پیغمبر کو نہیں ملی اور آنحضرتؐ سے یہ صوت خواجہ بزرگ جمیری کو فیض اوسیت نصیب ہوئی اور حبیب اللہ و عطاءے رسول ہوئی اور معراج بزرگ آپکو حاصل ہوئی ف فی زمانہ لوگوں کو یہ خطبہ ہوا ہے کہ ہر ایک آپکو اویس جانتا ہے حقیقتاً اولیا اللہ گزے سکو فیض بہ بیعت شہادت ہے بغیر بیعت شہادت کے اوسیت محال ہے۔ حضرت شاہ ابوالعلا وغیرہ کو فیض اوسیت ہدایت بیعت مرشد ہوئی لیحان بیعت شہادت کو ننگ جانکر دعویٰ نبوت آپکو اویسی جاتے ہیں یعنی میں فیضیاب بیعت سے نہیں ہوں ہیواسطہ فلان بزرگ سے نصیب ہے حضرت لقمان سے دریافت کیا آپکو حکمت کیونکر حاصل ہوئی فرمایا احمقوں سے۔ حدیث صحیح میں صحابین سے ثابت ہے جو بلا بیعت کے مرادہ کافروں میں مشہور ہوگا اور صوفیہ میں حدیثاً ثابت ہے جسکا شیخ نہیں اسکا شیخ شیطان ہے۔ خبیثوں کو جہالت میں کیا سوچھی ہے اگر یہ بات درست ہو تو حضرت محبوب سہانی و شیخ شہاب الدین بہروردی و خواجہ نقشبند و خواجہ بزرگ جمیری اویس ہوتے بزرگان سابق کے ملفوظات میں جہلانے فخریہ اوسیت کو زیادہ کیا اب ہر شخص دعویٰ ہو گیا۔ بشارت آنحضرتؐ کو جو بنا بر بیعت وغیرہ ہوئی ہے اسکو بھی اوسیت کہتے ہیں جسے وصیت کو نعمت اور خواہ اوسیت ہے

## کتاب الاشغال

وہ اور ہے

ذکر اشغل جو احد ہوتے تو جدا جدا تحریر ہوتے اور بعد ذکر کے ترقیباً اشغال علمی نہ ہوتے اور جو وجہ متنازعہ ذکر اشغل میں تحریر ہیں اگر انہیں نظر کیجاوے تو بعض ذکر اشغل میں داخل ہوتے ہیں اور بعض اشغل ذکر میں لچاتے ہیں اور مورکھ سمجھانے کی بات ہی جلد ہے۔ علاوہ انہیں اشغل آفتاب مہتاب و عناصر راجعہ

ہے فلان آب و آتش مردہ اندہ با من و تولیک با حق زندہ اندہ شغل سراج دیت و غیرہ بھی زبانی  
 میں ایک شغل آفتاب اس کتاب میں بھی ہے مگر طریقہ شغل کا شغل آفتاب اور ہے جسکے متین طور تحریر کیا  
 میں دیکھے اور ایک طریقہ حضرت مرشدنا سے پہونچا ہے اور شغل مسیت میں استقد و کجا کہ الکیس روز روح  
 آسان پر رہی اور جسم زمین پر جب روح قالب میں آئی جسم کی تواناگی میں بھی کچھ تفاوت نہیں ہوا۔  
 نوحہ پان یا کو کر ناموت کا یہ نہیں ہے یا موت یا موت فافہرہ

**باب اول اشغال جلی میں شغل آئینہ** - مشائخان چہ تبتہ آئینہ کو رو برو رکھکر اپنی شغل آئینہ

صورت کو عین حق تصور کرتے ہیں اور حیرت اس کے عکس کی حرکت و سکون اسکی وجہ سے جانتے ہیں  
 اسطرح اپنی حرکت و سکون کو بوجہ حق کے ف بہت کچھ لکھا ہے مگر بیان میں نہیں آتا ہے اور  
 قاریہ عمل انا فتحنا اور سہروردیہ با سلمہ اور نقشبندیہ بدعا ما ثورہ اللہم اجعل فی قلبی نوراً و فی

بصری نوراً و فی سمعی نوراً و لیسائی نوراً اور زیادہ بھی منقول ہے شغل آسمان بوقت شغل آسمان

یا عصر دو ساعت دن چڑھے یا باقی رہے پشت با آفتاب کھڑا ہو کر اپنے سایہ کو دیکھے یہاں تک کہ طویل  
 ہوتے ہوتے ناخن آسمان پہونچے اور آسمان کو شوق کر کے آسمان دویم ہاتھ گزے بقولہ تعالیٰ

ألم تر انالی ربک کیف مک الظل اندیکھا تو نے اپنے رب کی طرف کیسا دراز کیا سایہ کو اسوقت کہ گشت  
 حقیقت انسانہ پیوستہ ہوگا ف کیف تامل نشان او یا است با اور یقیناً بوسے طہیمان

معلوم کریگا کہ متصرف عالم وہی حقیقت ہے اور نشوونما کے عالم اسی سے ہے اور رب کچھ اسی کا  
 پور ہے اور انسان کا کل مانند شجر کے ہے شغل اس شغل کا تخلیقاً باخلاق اللہ ہوتا ہے

ف عرفاً مشہور ہے کہ عمل سایہ تخیر ہزار کی نحو ہے یا کہ ہدایت کو داں مہلہ اور نائے فوقانیہ میں بل  
 ہے کہ ذال مجبور نائے سقوطہ میں تو بدل نہیں ہے باقی بحث طویل ہے مقدم صحت لفظی ہے

یہ مضموی۔ اہل حسد کہتے ہیں اسکے پاس عمل ہزار ہے کشف و کرامات نہیں ہے جوامر و اہل ولی  
 ہے اسکو حجت شیطانی قرار دیا ہے۔ فرمایا آنحضرت نے میرا ساتھی شیطان مسلمان ہو گیا جو شغل نصیر

شغل نصیر

مجموعہ ۱۔ شغل کو اختیار ہے خواہ دونوں آنکھیں کھلی رکھے اور دونوں نگہ سے پرہیزی کو دیکھے  
 خواہ ایک چشم کو بند رکھے اور ایک سے دیکھے عام ہے کہ ایک ہی چشم سے برابر عمل کرے خواہ گنا

ایک آنکھ سے یہ عمل کرے کہ دوسری آنکھ سے باری باری سے اور مختار ہے کہ تاک کے تختے کو دیکھے

یا طاق ابرو کو دیکھے الغرض متلی کو پلٹ کر کے محل نظر کو دیکھے تا سیاہی غائب ہو کر سفیدی ظاہر ہو  
 پھر یہاں تک اس شغل کو کرے کہ جمعیت خاطر حاصل ہو اور خطرہ ہندی عمل میں آوے ف جو  
 مشغلہ ساتھ پہنچے یعنی کے ہوگا تو نام شغل بغیر ہوگا اور جو طاق ابرو ہوگا تو نام شغل محمود ہوگا  
 اوٹ پہاڑ یہ مشغلہ ہے شغل لغنی فی لغنی ہر شے منظورہ اور تصورہ میں عین حق کو تصور کرے  
 شغل اثبات فی اثبات ہر شے منظورہ اور تصورہ میں وہی واحد تصور ہو لغنی عین اثبات  
 اسکا ہے عیاب ہر شے منظورہ چشم بستہ کرے یہ نیستی اسی شے کی ہے پھر چشم کو بند کھولے اور نظر بغیر  
 کرے اسی سبب کہ تمام اشیاء نے انسان سے ظہور کیا ہے الا انسان میری انسان بھید ہوا  
 اور بھید ہم میں **باب دویم اشغال حسی میں** اشغال اسم جامع اول بطریق تصور و  
 معنی اپنے کو برنخ معنوا و کبر قرار دیکے اور وہ ذات کہ جامع غیب و شہادت مطلق ہے اسکو بھی  
 اپنے پر ثابت کرے اور چشم کو داکر کے بطرف موجودات دیکھ کر تہ جمع کو دلعین تصور کرے اور مرتبہ  
 جمع وہی ہے اپنے کو سبب ثبائین دیکھے کہ یہ جامع تمام اشیاء میں ظاہر ہے پھر چشم سے ملاحظہ جمع کرے  
 اور جمع الجح یہ ہے کہ جلا اشیاء کو اپنے وجود میں دیکھے شغل خیال با خیال جو خطرہ باطن باطن خاطر  
 ظہور کرے جائے کہ یہ خیال ہے اور منتظر وقت رہے کہ باطن یعنی رب الارباب سے کیا ظہور ہوتا ہے  
 اور کیا حکم جاری ہووے پھر جو حکم صادر ہووے معلوم کرے کہ یہ فرمان اسکا ہے جو موافق شرع کے ہو  
 عمل میں لاوے و نہ خیال بجلا دے اور محفل نہ چھوڑے شغل عالم حقا کا نہہ انسان کے دو  
 حصے ہیں حصہ آخر جو بطرف موخر ہے معدن طلعت ہے اور حصہ اول جو پیش سر ہے مخزن انوار و عمل ہے  
 اور در میان دونوں کے حدفاصل ہے جسمین ایک روزن ہے بوقت آغاز نوم کے جب اس روزن پر  
 ابرقین آتا ہے غفلت اور بخودی شروع ہوتی ہے اور جب انکھوں پر اس غفلت کا اثر ہوتا ہے خواب  
 غلبہ کرتا ہے پھر گوش فرمان محفل ہوتے ہیں اور آدمی ہوش ہو جاتا ہے اسکو خواب کہتے ہیں  
 شغل کو چاہئے کہ اپنے فکر کو اس سوراخ پر پہنچا دے اور متفکر رہے تاکہ خواب غلبہ نہ کرے اور تاخیر  
 شغل ارواح و ملائکہ اور ماہیت عالم صغیر و کبیر کے اسپر سنگف ہونگے شغل عین جب شغل خالی تصور  
 کرے چشم کو کھلا رکھے اور جو نظر آوے اسکو خالی جانے اور جب باقی تصور کرے چشم بند کرے اور حتی  
 مطلق تصور کرے کہ ترا الا سر اول اپنے کو حق تصور کرے بلکہ عین جانے پھر اپو ہر ایک صفت سے

شغل لغنی فی لغنی  
شغل اثبات فی اثبات

خیال با خیال

عالم حقا

شغل عین

کترا الا سر

موصوفہ کے اسطورہ پر کہ حق الالہ الملک ہے عالم غیب و شہادت میں از رو سے سر و علانیہ یعنی جانتا ہے  
 غیب کو سر سے اور مراد ہے غیب سے اور منزه ہے شہادت سے ایسا قدم جو دائم و قائم حاضر و ناظر و  
 شایع ہے پس جس طرح کہ یہ صفات ذات باری قدیم میں علی بنہ اسالک میں بھی ہے اسلئے کہ وہ حق  
 منزه بصورت خلق کے مشابہ ہے شغل مبداء و معاد اسی ذات کو تصور کر کے نزول یہ ہے **شغل مبداء و معاد**  
 کائنات کے وجود احدیت میں شیون اور وحدت و صفات و اصوات اسما و اعیان ثابتہ ارجح  
 و محقول و نفوس موجودہ میں بہ مرتبہ مثال و خیال ایک نام پایا ہے اور اسی ذات نے بربرتہ شیون  
 ظہور کیا ہے اور معاد یہ ہے کہ عروج کر کے یعنی جو چیز شہادت نظر بربرتہ شہادت نظر آتی ہیں جیسا  
 کہ مبداء میں کہا گیا ویسے عروج ہے کیونکہ ٹکس نزول ہے بربرتہ اصل کہ مبداء ہے عروج و جا لہجہ سے  
 یعنی یہ ذات وہی ذات ہے **شغل مرشد چشم بستہ** تصور مرشد کو یہاں تک کر کے کہ عین مرشد  
 ہو جاوے اور جو قول و فعل اس سے سنز ہوا اسکو بطرف مرشد کے نسبت کرے اور اپنے شعور سے  
 علیحدہ ہو کر مطلق شعور مرشد کو باقی رکھے **شغل مصطلح اصطلاحات** نقشبندیہ کے جو مشہور ترین  
 رسائل نقشبندیہ میں فصل مرقوم میں ان اصطلاحات کو بھی داخل شغل کیا ہے مثلاً شغل خلوت در  
 انجمن یہ ہے کہ خلا و ملائین حق کو حاضر بحضور خود اور ناظر بہ منظر خود اور شاہد بشہود و خود اور وجود  
 بوجود خود اور ظاہر بظہور خود ہے جانکر دائم مشغول سخن رہے الا کوئی اسکے حال سے خبر دار نہ ہو  
 اور شغل ہوش در دم یہ ہے کہ ہر دم بیا حضور حق ہوا در ہرگز غافل نہ ہو علی ہذا نظر بر قدم و سفر  
 در وطن وغیرہ **شغل نہایت پیکر شافل** کو چاہئے کہ اپنے حال کا طالب ہو دوسرے سے یہ بات **شغل نہایت پیکر**  
 نہ ہوگی غور کرے کہ ذراخ اور باز نے ایک آشیانہ جلال و جمال سے پرہاز کر کے ہی ہماز ہوئے یا  
 نہیں یعنی بانگی صفت کو نزع نے قبول کیا یا نہیں اور بزنگ اصلی کہ وہ برنگی ہے راہ پائی یا نہیں۔  
 جب یہ مقام حاصل ہو صفت عشق کو نگاہ رکھے اسواسطے عشق ایک راز ہے جو کہ بے رازوں کو  
 محرم راز کرنا ہے اور محرم رازوں کو راز سے خارج۔ جو طالب اسرار ہونا چاہے اور ماہیت شہود کی کہ  
 وہ روح الامین ہیں حاصل کرے اور اس اپنی ہستی کا پکڑے اور آپکو روحانیت میں نظارہ کرے  
 تاکہ ظاہر اور باطن اسکا ایک ہوا و سر و علانیہ کو از رو سے شہود وجود نہایت پیکر کو ایک نظارہ کرے  
 اور غیر نظر نہ آوے +

### باب سویم اشغال خاندانہ میں شغل قادر یہ شب جمعہ سے تا شب شنبہ

ساعت وقت چند یا کل اساتے عضلہ ذیل کو موافق اجازت مرشد کے شغل کرے اساد و طرزہ گانہ  
یا کہ محنت نام صفات قدیمہ کے مین باقی یہ پانچ نام مین و اہم قائم حاضر ناظر شاہ خواہ صرف سلاہ سار  
سیخ و بصیر و عیلم کو شغل کرے اور حسب استعداد کے عین دم کرے اور ضرب اہم ضرب کی قلب پر  
یا پیشانی پر دیوے اور جبکہ لفظ شاہرہ پیاوے اندیشہ کرے اپنا اور آپکو خطرہ مین لاوے کہ مین شاہ جون  
اور وقت ضرب زمین کی طرف خوب مال چوکا اور نہایت اس شغل کی یہ ہے کہ بارہ اساد کو ایک  
دم مین پانچ سو مرتبے پورا کرے شغل چشتیہ شب شنبہ سے شب یکشنبہ تک مسامتت وقت توجہ  
تمام باہر مولائی ملار اعلیٰ اسم ذات کو دل پر لٹائی قرار دیکر بتشدید تصور کرے اور بصورت مرشد خیال  
کرے جب یہ تصور خجہ ہو جاوے اپنی صورت مرشد مین جو خیال کرے مع تشدید مستقر و متصور صورت  
جمید آنحضرت کو طلب کرے بفضلہ تعالیٰ وہی صورت مرشد کی یہ حال باکمال آنحضرت منور ہوگی  
برگاہ جلال باکمال بتشدید راسخ ہو گیا اس مین تقاد اللہ کو طلب کرے اور بہ تجلی کامیاب ہوگا

شب جمعہ سے تا شب شنبہ

شغل چشتیہ

شغل سہروردیہ

شغل سہروردیہ شب دوشنبہ سے تا شب سہ شنبہ مسامتت وقت لفظ اللہ کو خیال مین لا کر  
بغیر حرف کے دم بینی سے ہم یاد اللہ و درآمد مین ہو گو کہ تمہ اللہ ہے دل مین پورا کرے اور  
نرم ہو کر آرام پائے اور خودی کو محو کر دے اور خدا کو ثابت کرے اور ہر دو آمد ویر آمد مین اللہ ہو  
کو تصور کرے شغل فردوسیہ شطاریہ مین شب سہ شنبہ سے تا شب چہار شنبہ شغل آفتاب  
کرے معنی یا سمیع و بصیر و علیم کو اس طرح پشغل کرے کہ لفظ اللہ کو زبان سے بحین دم  
جاری کرے کہ لفظ اسما کا دے کرے شغل مدار یہ شب چہار شنبہ سے تا شب پنج شنبہ کا کھو  
کو ہم زیناف سے بالاتر اس طرح کہنے کہ نیچے کو نہ جاوے اور اوپر کو تارک سترک پہنچے

شغل فردوسیہ

شغل مدار یہ

شغل نقش بند جب بیتاب ہو آہستہ سے چھوڑے پھر شروع کرے شغل نقش بند یہ شب پنج شنبہ سے تا شب  
جمعہ مسامتت وقت لفظ اللہ کو مزنگ طلا دل پر نقش کرے با مین حکمہ بجز تصور نقش اندر کے نظر سناک  
مین کوئی شے بجز نقش کے نہ ہے اور نقش اسم ذات بشکل سات مین ذات ہو جاوے باقی حاصل  
کا حال کرنے سے معلوم ہوگا اخبار مراد اشغال مقلعات قرآنیہ و حروف تہجیہ و غیر ذلک کتاب مین  
بھری مین مگر یہ اشغال ایسے مین جیسے متعدد ہر ایک کتاب کو دیکھ لیتا ہے بقفا بقفا نہیں پڑھتا

شغل نقش بند

اخبار مراد

شغل گنج از

اعظم ترین اشغال یہ ہے شغل گنج اسرار جمع عشق ہم عبارت ہے حق مطلق سے کہ جمیع تعینات سے معرا ہے اور تعین عبارت ہے عشق سے جو کہ سر قدیم ہے یعنی اُس سے جو کہ نبات قدیم تھا اور بسبب تنہائی جوش میں ابا اور کنت کذا فرمایا۔ اور تعین کا اشارہ ہے طرف اسکا اُن ذاتوں سے کہ جو عاشق بر و سے ظہور ظاہر آنے خلق کو برائے عرفان خود پیدا کیا ہے (حق) عبارت ہے اسکا کہ حق مطلق نے بصورت عاشق موشوق ظہور کیا اور تمام تجلیات متجلی ہر مین جب یعنی جمع عشق کے جان لئے پس پنجیم بسبب مطلق اپنی کو تصور کرے اور سر رشتہ قدیم کو کہ باطن میں ہے جوش مارے اور ذات منہا کے لامکان میں عود کرے اور موشوق قدیم رخ سے نقاب دور کرے اور بنا زد کر شمشیر آوے اور اس حالت میں ذوق شوق دکھاوے اور خودی سے بدر آوے (را ایضاً) اس شغل کو شطاریہ یون کرتے ہیں اول جمیع حواس کو مجتمع کر کے فکر اُس حقیقت کا کہ جو منترہ ہے تعینات سے تفکر کرے اور اسم بحالباطن کو بدل تصور کرے زان بعد مرتبہ مویت سے نزول کر کے مرتبہ واجب آوے اور اسم اعظم کو معدہ سے نکھیں دم کھینچے اور عقدا کو بالائی طرف کھینچے اور صحت و روشد کی رزکے جب جس تمام ہو پھر اسی حقیقت منترہ تعینات کو بدل تصور کرے اور سیر عالم کی کرے بعدہ دم محبوبہ کو معدہ سے آہستہ آہستہ چھوڑے پھر اسی طرح شروع کرے اسی پر خوب مداومت اور ملازمت کرے جبکہ اسم اعظم ایک دم میں تین سو بار پورا پورا جو اسم اعظم کو مستفید بصفتا نوذونہ نام کرے اور ضرب دل پر دیوے تاکہ آثار روشن ہوں جبکہ شغل سے فارغ ہو کر حقیقت کو ملحوظ رکھے تاکہ دلیر متجلی ہوا سوقت جان لیکہ تمام عالم اسی حقیقت کے ساتھ قائم ہے اور وہی سب اشیا میں ہے بلکہ سب وہی ہے اور وہی سب اشیا میں ہے اور سبے مترا ہے

کتاب الفکر

## رکتا ب الفکر

قطع نظر اس بحث سے نہ نزدیک فقہاء کے ذکر فکر پر جامع ہے کیونکہ آنحضرت نے پہلے ذکر فرمایا اور بعدہ فکر فرمایا اور نزدیک صوفیوں کے فکر ذکر را جمع ہے اسلئے کہ ذکر صفت حق ہے اور صفت حق اتم ہے و مشہور ہے کہ کار سازنا ب فکر کارما ب فکر ما در کار ما انارما ب فکر کیا صفت حق نہیں ہے۔ ذکر صفت اول اور فکر صفت آخر ہے جیسا سنت آنحضرت سے ثابت اور ظاہر ہے کل صوفیہ بعد ذکر و شغل کے فکر کو لگتے ہیں جو صریح دلیل ترقی ہے علاوہ ازین دعویٰ مجہول سوغ

نہیں ہوتا ہے کونسا ذکا اور کونسا فکرافریقین کے دعویٰ ظاہر محمول ہیں ذکر سانی لعلقہ اور ذکر قلبی وغیرہ  
 ہے کیا یہ ذکر صفت حق ہے اور علیٰ ہذا فکر فرغ لداؤد و دفع ملذات صفت حق ہے جو دعویٰ سمیع ہی  
 نہیں محتاج دلیل نہیں اور دعویٰ بے دلیل باطل ہے اس بحث کا عدم وجود ہی برابر ہے مزید برآں  
 ذکر فکر واحد میں بنظر منطوق ذکر و مفہوم فکر الغرض تفکر انسانیت میں یہ خاصیت ہے کہ جہت توجہ  
 ہوتا ہے وہی ہو جاتا ہے اور متصورہ و متفکرہ دونوں ایک ہو جاتے ہیں پس اسی غرض سے یہ  
 خاصیت آدمی کو دی گئی ہے کہ برو تصور و تفکر فانی ہو سکے تو باہش ہلا کمال میں است پس  
 کم شوی دروے وصال میں است پس مقصود فکر سے یہ ہے کہ تفکر بحق و باطل کرے یعنی جو کچھ  
 زمین و آسمان میں ظاہر ہے سب باطن حق ہے وہی ہے اس تفکر کی محافظت وہی حقیقت عاری  
 ہوتی ہے جو کہ کاشف حق الامر ہے۔ نقلاً ثابت ہے کہ فکر ایک ساعت کا بہتر ہے عبادت جن و بشر  
 ایک سال سے اور عقل ظاہر ہے ایک دم باخبر بہتر ہے عمر بے خبر سے بلکہ دم خیر کو بے عقلت موازنہ کرنا  
 سخت غلطی ہے شتر کا لاشے سے کیا وزن خلاصہ فکر و فکر خلاصہ تفکرات کا یہ ہے کہ تعلقات  
 اور لذت و آرزوؤں کو دوسے دور کرے اور اصل حق ہو اور یہ بات اسوقت حاصل ہوتی ہے کہ  
 علی القہام اسی فکر میں رہے کہ میں کون ہوں اور عالم کیا ہے اور وہ کون ہے اور یہ کون ہے علیٰ ہذا  
 جس فکر میں رہے و اٹھائیں میں رہے دنیا دار اپنے دنیا کے خیال میں محو و غارتا ہے و دنیا بخمال  
 دین ڈوبارتا ہے توجہ صحیح امور محبت کو ضرور ہے باعتبار اول تفکرات کی چار قسم ہیں خدا نیت  
 سالک سے اور اسے حقوق ہر ذی حق عام ہے حقوق العباد و حقوق اللہ سے جو تصور ہوا ہو یا بہ معانی حقوق  
 اس میں خوب تفکر کرے نقصان نیت اللہ تعالیٰ سے ساتھ اسکے احسان کے اور نئے بہ مقابلہ اسکے شکر سبب  
 کیا لہذا شکر میں انص اور تصور وار ہے اور ادا سے شکر واجب ہے غیباً نیت تفکر ان امور میں جو کہ سابق  
 از یہ میں مثلاً جنت العلم جو کچھ یاد ہی ہو گا اور سعید و شقی جو ہونا تھا ازل میں جو چکا کاف احادیث  
 صحیحہ سے ثابت ہے اللہ تعالیٰ روزِ ترم تہ لوح محفوظ کو ملاحظہ فرماتا ہے جو چاہتا ہے پھر لکھتا ہے  
 اور جو چاہتا ہے مٹاتا ہے۔ اور عقائد میں تقدیر مطلق و تقدیر مہم ثابت ہے  
 یہ مسئلہ متعلق فکر ہے نہ ذکر کا قال یہ حال ہے مثلاً سنگ جب تک سنگ سنگ ہی ہے جب گوہر ہے  
 گوہر ہے، اکبر سے راگ چاندی ہو جاتی ہے نعامتہ سناٹ اور برائے ملکوت و ملک میں تفکر سے

ظاہر و فکر

استقامت و فکر باعتبار اول - ظاہر و نقصانیت - غیباً

ظاہر



تہ ستیلائے عظمت کبریا سے حق جل جلالہ اسپر ہوا اور کیفیت خوف ورجا کی بوجہ وعید حاصل ہوا باعتبار  
 آخر تفکرات کی پانچ قسم میں فی آیات اللہ جنسے توحید و یقین حاصل ہوتا ہے فی ذمۃ اللہ  
 جس سے سکرو محبت پیدا ہے فی وعید اللہ جنسے عبرت پیدا ہوتی ہے فی وعد اللہ جس سے  
 رجعت و طاعت پیدا ہوتی ہے فی تقصیرات یعنی تقصیر نفس و طاعت میں فکر کرے باوصف و خور  
 احسان کے یہ یہ تصور کئے یہ تفکر پیدا کرتا ہے حیا اور ندامت کو +

**باب اول تفکرات و احدیت قسم اول مفصلہ نہات فکر قابلہ یہ فکر کرے**

کہ جسم میرا گوشت اور پوست اور شحم و دھنیں وغیرہ سب اور میں لطیف و مقدس عین علم و معرفت ہوں  
 مجھ سے اور قالب ہے کیا نسبت ہے اور کونسی شے نسبت رکھتی ہے بس نفس کو جان اور شناخت کر  
 تاکہ بطون کھلمین سے گزیردے ذات حق اندر وجود پد آب و گل برا کے ملک کر دے سجود +

جب خدا پر شیطان معترض ہے اہل اللہ پر کیوں شیاطین معترض نہ ہوں صرف کو تہ نظری دبیٹے ملی  
 و نا فہمی ہے تفکر جسمانیہ اپنے کو قالب سے مبرا تصور کرے اسلئے کہ ذات بسبب علاقہ جسمانیہ کے سبھی ہر

ہے جو یہ نسبت و علاقہ رفق ہو تو معلوم ہو کہ سبھی روح اللہ تعالیٰ ہے اور روح صاحب روح واحد میں  
 اور قرب و بُعد باعتبار فہم اور دریافت کے ہے جو اپنی ذات کو غیر حق ملاحظہ کرے وہ حق سے بعید

ہے اور جو غیریت کو اٹھا دے وہ قریب بلکہ عین ہے جو نفس اپنے کو محدود اور متعین جانے لگن ہے  
 اور جو حقیقت اپنے کو ملاحظہ کرے واجب الوجود ہے انسان یہ بسبب یقین کے عید ہے جب یقین نہ ہو

و سیما ہی ہے جیسا کہ تھا ف فرد و فرعون وغیرہ کا یہی حال تھا جسکو کورون نے قبول کیا جہانک  
 انکی حکومت تھی یہی ایمان تھا ذات مطلق مقید بنظر اتم رہے وہ خلا فرعون ہے اسی کی پرستش

حق پرستی ہے موجود یہ ہے لاکھوں نے سجدہ کیا اگر محمد نے سو سو مومنین میں آپکو خدا بنا لیا تو فرعون  
 سے تو منزل ہی میں رہا خدا ہے تو خدا کی طرح سارے جہان کو خدائی کا قابل کو سے ورنہ چپ ہے

جس نے یہ کہا وہ محمد ہوا اور جس نے جانا چپ رہا جو انسان کا لہو دم جذب میں زبان پر ہوا ایک آیا تو خدا  
 میں نہ سلوک میں اور ثبوت دید یا تیر و تیر نے اسوقت اپنا اثر نہ کیا۔ محمد سلوک میں کہتا ہے اسوقت اسکے  
 سولی چھوئے سب اتحاد مکمل جائے تفکر وجود یہ طالب ہمیشہ آپکو باہن صفت ملاحظہ کرے کہ میں

الطف ہوں اور لطافت میری بلا کیف و کم کے ہے زندہ دائم و قائم و عالم ہوں مجھ میں اور قالب میں

کتاب الفکر  
 تفکرات قابلہ  
 تفکرات قابلہ  
 تفکرات قابلہ

تفکر جسمانیہ

تفکر وجود

کچھ نسبت نہیں ہے الا وہی علاقہ ہے جو کہ لابس اور طوس میں ہے میں قائم نبات ہوں نہ نقالب  
 مجھکو نہ افعال ہے نہ زوال نہ حرکت ہے نہ سکون ہمیشہ تزار ہوں مجھکو کسی پر اعتماد نہیں ہے  
 نہ کسی سے خوف و امید ہے نہ مجھے تغیر ہے نہ تبدیل نہ میری ابتدا ہے نہ انتہا اور مہوئی سے میں  
 مستغنی ہوں اور ہر عیب و نقصان سے منزہ مجھکو نہ کسی سے اختلاط ہے نہ آمیزش میں ہی زمین  
 آسمان میں موجود ہوں غیر مبرا موجود نہیں ہے۔ موجود پر ایسی حالت طاری ہوتی ہے جو کہ نقل کو  
 اصل کر دیتی ہے اور خیال محال کو عین کمال۔ یہ بات بلا وسیلہ تحقیقی و عشق نصیب نہیں ہوتی حال  
 قال میں نہیں آتا ہے امر صدق بدو کا ذب پیدا ہے جو جانتا ہے وہ کہتا نہیں اور جو کہتا ہے وہ  
 جانتا نہیں۔ قال لمحہ حال ملحد کا گواہ ہے تفکر شخصیتہ میں دریا و علم معرفت ہوں تمام اربعہ میں اور  
 اجسام استداموں و حجاب کے ہیں جو مجھ سے پیدا اور مجھ ہی میں ناپید ہیں جب میں موجود ہوتا  
 ہوں عالم ظاہر ہوتا ہے بعدہ فانی۔ مجھکو وجود و عدم عالم سے تغیر نہیں نسکی نہ ہمیشی نہ وجود عالم سے  
 مجھ میں کمی بیشی۔ جب اس قال کا حال نصیب ہوتا ہے فانی جبار باقی تھا رہتا ہے ہی قیات  
 ہے بعدہ وجود کیف فانی بلطف باقی تبدیل ہوتا ہے پھر فنا اسکو نصیب نہیں ہوتی ہے بزرگ  
 انگر دلش زندہ شد عشق و مثبت ہست بر جریۃ عالم دوام ماہ تفکر کا لبدیہ خلاصہ عالم انسان  
 اگر کوئی ہزار حج کرے اور شب و روز صرف صوم و صلوات رہے یا مشغول درس و تدریس علوم  
 ظاہرہ و علم و فقرا ظاہر ہے کہ تمام محنت اسکی صرف معرفت کو متھی جب معرفت کو حاصل نہ کیا تا حتی  
 معرفت کی جس کام کے ساتھ آغاز کیا ہے بخلاف اسکی انجام کیا۔ خود نہر قائل اور سہم ہلاہل نکھانا  
 زندگی کا فرمایا نہ موت کا خسر الدنیا و الآخرہ۔ بائیں ریش و فنش امر دین سے دنیا کو تحصیل کیا۔ شیر کا  
 چہرہ دکھا کر گریہ کا کام کیا دل میں انصاف گرفت حاصل کلام یہ ہے کہ ہر دم اپنے ہی فکر میں رہے  
 یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسکی نفس پر تجلی کرے جسکی وجہ سے جو ملے ہے وہ اسکو معلوم ہو جاوے۔ عیان  
 چہ بیان۔ انسان میں تین چیز ہیں۔ جسم کہ وہ صورت ہے اسکی اور روح کہ یہ عین ہے اسکا اور تیسرے کہ وہ  
 روح الروح ہے۔ جبکہ صورت یہ تقاضا کے صورت کہ بشریت و شہوت ہے غلبہ کرے اور روح اسکی  
 صورت سے روم (نقوش) و عادت ظاہری کو اکتساب کرتی ہے اور قید بقید صورت ہوتی ہے اور  
 اطلاق سے خارج اور اوج روحانیت سے جھٹلیض صورت آتی ہے قید خانہ طبیعت و عادت میں

تفکر شخصی

تفکر کائنات



مانند موج کے برابر ہے ذات دریا اور عارف موج ہے عارفین موج اور دریا میں فرق نہیں کرتے اور جاہل تفرق کرتے ہیں اور دونوں کو جدا جدا جانتے ہیں اہم دوہین اہل ایک ہے ۵ جاہم برس آئیم زبنا یادم چہ می پرسی + جو اور سردارم دل ویرا نہ آبادم + ہمیشہ متفکر رہے کہ عالم اور حق میں مغالزت اسمی سے نہ ذاتی۔ عالم باعتبار تعین اور شخص کے ممکن ہے اور باعتبار ماہیت اور حقیقت کے واجب ہے تفکر روح یہ وہم کہ یہ وجود ظلیہ جب زیر نگینا روح طیران کرگی روح کسی مکان سے آئی نہ جاگیگی ایک آن کوفانی نہیں ہوتی داتا باقی ہے مثلاً خم ہوا سے بھرا ہے جب وہ ٹوٹ گیا خم ٹوٹ گیا نہ کہ ہوا نکل گئی۔ روح بطاقت خود محقق ہے اور ساتھ دوام خود کے باقی ہے وہ عین فرحت بخش ہے اور دائم اور ایک قرار کے ہے بلا زوال باضی و حال و استقبال و ف جب تک مرتبہ روحانیت نہیں پہنچتا حقیقت نفس الامری کو نہیں جانیکا جقدر مبالغہ تیل و قال میں کرگیا گراہ ہوگا حال کو حاصل کرے جو کچھ حال ہوگا خود ہی کھل جاوے گا اور تصحیح قال کی بھی سین ہو جاگیگی اور حال کی بھی +

تفکر روح

**باب سوم تفکرات احدیت میں** - تفکر فقر و دست دشمن نیک و بد خوشی و بدی و درج و ذم و عطا و غیر عطا کو واحد جانے جب قیود سے فارغ ہو کر آزاد ہوگا ایسکے واسطے آزادی و فانیع اللہ ابد الابد ہے تفکر نفس اپنے نفس پر نظر کرے یہ تقرب و غیرت اسی وقت ایک ذات کو محیط عالم پاوے گی **تفکر خیال** عالم صورت و ہمہ ہے من و تو ناز عظیم ہے دوری واجب ہے تفکر محال بجز حق کو چہ نہیں ماہرست اس تفکر سے متفکر کو نیک و بد برابر ہوگئے اور اسکے قالب کو صفت روح کی لغیب ہووے **تفکر حال** جو صانع خان کو پہنچا اسکو عالم اور تعلقات عالم سے کچھ مفر نہیں ہے حیات و ممات و دنوں و ساری میں کوئی شے اسکو متغیر و تبدیل نہیں کرتی ہے **تفکر وحدت** عالم باہن کثرت ظاہر ہے لباس حق ہے اور حق باطن میں بوحث حقیقی صاحب لباس ہے تبدیل لباس ہر دم سے ملائیں میں غفل نہیں آتا ہے **تفکر عین** فکر کرے کہ میں عالم ہوں یا عین عالم اور عالم میرا عین ہے غیر میرا ہوا اور نہ ہوگا میں ہی ہزار شکل ظاہر ہوں باوجود اسکے پھر واحد ہوں نہ تعدد ہے نہ کثرت نہ انفضال ہے نہ اتصال مثلاً ہر دست میں راقم بقلم دوات و کاغذ چارہن بات ایک ہے حقیقتاً چارہن نہیں گو چارہی میں غم من غم +

تفکر فقر

تفکر نفس

تفکر خیال

تفکر محال

تفکر حال

تفکر وحدت

تفکر عین

کتاب المراقبہ

مراتب درجہ چہارم لاہوت و معرفت ہے ذکر سے تا المراقبہ اور مراقبہ براقبہ تعلیم و تکمیل سبیل عام مفید ہے

اور دفعتاً مراقبہ کو دنیا دلیل غریب ہے اور خاص سے مراقبہ اقربا لفظی ہے اور مراقبہ یہ ہے کہ مراقبہ زیر نظر  
 حق ہے یا حق مد نظر مراقبہ ہے بعد از مراقبہ کے توحید جلالی بتاتے ہیں کجا تعضیلی لغت مراقبہ رقبہ  
 سے ہے اور رقبہ کے معنی گردن کے ہیں یعنی خم کرنا گردن کا اور معنی رقبہ کے ہیں یعنی پاسبان محبوب  
 و مستحق کے مراقبہ میں ظاہر گردن بھی جھکتی ہے اور باطناً پاسبانی بھی کج جاتی ہے کیا عمدہ لغت ہے  
 جو ظاہر گردن جھکا لی اور باطناً پاسبانی نہ کی مراقبہ حکمی ہوا نہ مراقبہ حقیقی اور جو باطناً پاسبان ہوا مراقبہ  
 حقیقی گو ظاہر گردن نہ جھکا دے۔ یہ فقہ نہیں ہے کہ مسلم حکمی ہونا مقدم ہے ظاہر مراقبہ ہونا ضرور  
 نہیں مراقبہ مسطور پر کرے کہ کوئی مطلع نہ ہو۔ ارباب ظاہر گردن حمیدہ کو مراقبہ جانتے ہیں مراقبہ فرائض  
 شرعیہ سے نہیں کہ بضرور ہم اسکو مراقبہ جاہلین نقوی تو اخطائے حال میں ہے نہ اظہار میں۔ امر جموری  
 جدی بات ہے پس جمبوری اسپر ہے نہ ہم پر ہم کیوں مراقبہ اسکو جاہلین ہم با شرعی خود مجبور ہیں کہ اسکو  
 مراقبہ نہ مانیں و وقت مراقبہ جب قلب سالک منور ہوا اور نور حق چمکے وقت مراقبہ ہے وقت  
 نورد کز غنی یا لطیفہ غنی یا پردہ غنی مرشد ہوں گے تو جانتے ہونگے یص نہم من فہم طر لقیہ مراقبہ  
 دم کو زیر ناف بند کر کے جمیع ادراک بہ معنی مجرد و بسیط متوجہ ہوا اور جہاد کرے تاکہ مانی الفاظ سے جدا ہوں  
 اور جہاد کرے تا دیگر معنی مزاحم نہ ہوں **ف** جدوجہد کے یہ معنی ہیں اکثر کے اذمان خطا کرتے ہیں۔  
 انجاء اصل ایسا جہاد خیر صاحب جدوجہد کیا ہے اور ایسا مجتہد مخیر جو ادراک بیخاک کر دے تا اب ہے باقی  
 اگر مبارکیری میری و مردی پر نازگی ہے نہ امر الہی الفرض جب مجتہد مخیر دیکھے کہ مراقبہ کو ادراک خیری نہیں  
 ہونا اسکو مصروف و عار کھے اور سکو ادراک ہو وہ ایک دم حال نفس سے خالی نہ رہے تا فعل واقع نہ ہو۔  
**ف** حال بشر و حال سے خالی نہیں یعنی خیر اور شر سے مراقبہ اپنے کو شر سے محفوظ رکھے اور خیر سے غلط  
 رکھے اور یقین جانے کہ اللہ تعالیٰ میری خیر اور شر کو دیکھ رہا ہے اور یہاں تک نگہداشت کرے کہ وہ بات  
 اس سے صادر نہ ہو کہ پہلی بھی نیکیاں بہاد جاوین **ف** اذہا مراقبہ مراقبہ سے شوق و محبت غلبہ  
 کرتے ہیں اور ادراک سکون اور سکوت و سکون حاصل ہوتا ہے اور کلام اور کار و تدبیر سے نفرت  
 ہوتی ہے اور عزیمت بسوئے اللہ تعالیٰ وغیرہ نصیب ہوتی ہیں بناؤ علیہ مراقبوں کے اقسام ہیں  
 ہر ایک مراقبہ سے ایک فائدہ عظیم ہوتا ہے جسے مراقبہ کو ساتھ کمال مراقبہ کے پہنچا بلکہ محسوسات و  
 مستحولات میں باخبر ہوا اور دانائے عالم ملکوت میں داخل ہوا اسی دنیا کی کا نام عقل اور مشق ہے

وقت مراقبہ

مراقبہ مراقبہ

تواذہ مراقبہ

عقل دانائی ملکوت ہے یہ وہی نقل ہے گدھی کا نام ہو گیا حقاقت کو عقل سمجھ لیا اور عقل کو حقاقت نظر کر لیا اب نصوص کا اٹنا معاملہ ہوا تیر لفظ عقل کی روایات حقاقت پر اور تحقیر حقاقت کی روایت عقل پر جاننا

کہوین چر کے بھائی اچکے۔ ہان مین ہان ملانے کو موجود ہو گئے جب عقل ملکوت حاصل ہوئی پھر جبروت ہے تخلیق ایا خلق اللہ ہوا پھر لاہوت ہے **باب اول مراقبہ مین**

مراقبہ

مین مراقبہ رابطہ جب قلب سالک منور ہے صورت مخفیہ شیخ کو دل مین راسخ کرے تاکہ اشرا امکا ظاہر ہو کر انہدام وجود کو فی نصیب ہوا اور پیر و مرید مین ایسا رابطہ ہونا چاہئے کہ من جمیع الوجوہ ہوا کامل اور دونوں مین کچھ بھی سبائنت اور مغائرت نہ ہے جو ذرا بھی غیرت ہوگی فیض نہ ہوگا۔ یاد رکھو صورت شیخ صورت حضور صوری و شہود و فنا و ہستی علی الامور ہے۔ اس نسبت کی جہاں تک مکن ہو چکا ہے

مراقبہ فیض

ایمانا جو کوئی دم خالی جاوے فوراً برسر حفظ آوے اور ہر شہ حضور صوری پیشہ رہے اور کار و نیویہ سے بیکار ہو کر رابطہ کو نصیب العین رکھے بلکہ جملہ اشیا کو ساتھ اسکے قائم جانے اور سعی تمام جملہ موجودات کو اس مین مشاہدہ کرے ہر کیکہ خود کو بھی اس مین دیکھے بلکہ اپنا اجزا جانے مراقبہ حبیب الفیض

مراقبہ علم

ہر وقت خود کو شیخ خیال کرے یہاں تک کہ اپنے کو بالکل فراموش کر دے اور شیخ مین جیوڑا اور فنا ہو کر اپنے کو شیخ جانے اور اس سے جو قول و فعل ہوا اسکو نسبت طرف مرشد کے کرے اور اپنے شعور سے دور رہے مراقبہ کلید علم صورت تخیلہ شیخ کو حاضر جان کر راہیے نہایت جاہل اطلاق فرض کرے اور جانے کہ شیخ بڑا ہے اور اکیسے ساتھ جاتا ہوں یہاں تک جاوے کہ راہ رہے نہ راہ و فنا سے مطلق ظہور کرے اور جب نظر آوے شیخ سے استمداد لہوے اور مطلب حقیق کو پہنچے مراقبہ عظیم مرشد کو اسی بیج پر تصور کرے کہ خودی سے بچوڑا ہو جاوے اور صورت وجودی برزخی کو کہ جہت عقل ہے نظر کے ساقط ہو جاوے

مراقبہ عظیم

اور صورت شہودی و حضور صوری کہ جانب اعلیٰ ہے باقی رہے مراقبہ محتاطوں کو لا اشیا جو یہ چاہئے کہ حقیقت اشیا کی جمیع ظاہر ہو مراقبہ ھُوَ الْاَوَّلُ ھُوَ الْاٰخِرُ ھُوَ الظَّاهِرُ ھُوَ الْبَاطِنُ کرے اور تمام موجودات کو حق سے خالی نہ دیکھے +

مراقبہ حقائق الاشیا

**باب دوم مراقبات ثلاثہ مین** مراقبہ اولیٰ نمبر سے سمدہ اکثرہ حال بعد ذکر کے

مراقبہ

کہ سرمایہ گرمی و لذت ہے فکر مراقبہ رکھے تاویل پر نور مین سوائے حسن و دلدار کے دونوں جہان سے کچھ باقی نہ رہے اور جب مشاہدہ اس شہود کے عادی ہو بار الفنا و اوزان فنا معدوم ہو کر نمود بے نمود مین نابود ہو سب کشتی

عشق کے وہاں کوئی نہیں پہنچتا ہے جسکو ساقی محبت نے جرد عشق پلایا اسکو نشہ حیرت سے بخود کر کے  
خود میں کھینچا پھر اُسپر کچھ خوف ہے نہ حزن زوال کمال ایمان ہے مراقبہ وسطی بصفت وحدت۔  
موصوف اور بویف لکس کھٹلاہ ایکو متصف کرے اور اطلاق اس صفت کا سطلی اور مقیدین برابر دیکھے  
**ف** جملہ اشیا چون ظہور واحد کیا بود ہر یکے در ذات خود دیکتا دے تہا بود ہر مراقب کو چاہئے کہ  
پراہت ثلاثہ احدیت وحدت و احدیت کہ جمع جامع میں جمع مراتب کو تیرہ والاہیہ کو سرحد تک فکر لجا کر  
تصور مراتب ثلاثہ کا اپنے میں کرے کیونکہ انسان بروئے خبر خلق الادھر علی صوبہ تہ نمونہ مراتب  
ثلاثہ ہے **ف** نفاس حالت ثلاثہ متوسطہ ما بین خواب و بیداری کے ہے اور مقدمہ ذونسبت ہے ناس  
خواب و بیداری کے دیکھو باعتبار غلبہ بطون کے خواب حسب طرح نمونہ احدیت ہے اسطرح بیداری نمونہ ذونسبت  
ہے اور نفاس و خود دگی نمونہ وحدت ہے۔ بیداری کو بواحدیت اساطیلے تعبیر کیا کہ واحدیت منشا جمیع  
اسما و صفات و نسبت و اضافت ہے اسطرح انسان بیداری میں مصدر افعال و حرکات ہے اور جامع  
بیش نسبت و اضافت اور ہر ایک حواس بکار خود مشغول ہے اور ہر ایک دوسرے سے ممتاز اور باو  
سمیع بصیر و غیرہ سرفراز ہیں اور خواب بمنزلہ احدیت کے اساطیلے ہے کہ اس میں اہم و رسم و جنب و غیرت  
و ظاہریت و باطنیت منتفی و نابود ہیں اسطرح بحالت خواب جملہ افعال و حرکات منکوب ہیں اور تمام  
صفات و حواس محنتی پس چاہئے کہ بحالت بیداری تصور کرے کہ میں ایک ذات واحد ہوں جو نزل  
کر کے برتیبہ واحدیت کے آیا ہوں اور افعال نامصنوعہ مجھ سے صادر ہو تے ہیں اور صفات غیر مصنوعہ  
موصوف ہوا ہوں الاحقیقت میری واحد ہے کہ جس میں کثرت کو راہ نہیں ہے اور بوقت نفاس قدر  
کرے کہ برتیبہ وحدت پہنچا ہوں کہ جس میں استعداد ظہور اور بطون کی مساوی ہے اور بوقت خواب  
تصور رکھے کہ بقیام واحدیت و ظاہریت عروج کیا ہے اور بقیام باطنیت و مرتبہ احدیت کے قائم ہوا  
ہوں۔ دائم خواب و بیداری اس عروج و نزل کو ملحوظ رکھے اور انہیں مراتب میں مشغول رہے  
یہاں تک کہ ہر سہ مقام اسپر تکشف ہو یا وہن۔ اس تحریر و تقریر پر سفر در جنون، قالی مانند ہر خشک کچھ  
ہے اور حالی مثل نہر آب کے عالم بے عمل سنگ سے برتر ہے دیکھو بحالت بیداری میں نفاس و  
خواب ہے جسکو اہل مراقبہ حقیقی جانتے ہیں اور خواب میں بھی نفاس و بیداری ہے اور نفاس میں  
بیداری و خواب ہے تا وقتیکہ بیداری کے خواب سے واقف نہیں ہوتا ہے اور عمل ہو یا نہیں کرتا

کچھ بھی نہیں آتا کجا بیداری خواب آنحضرت اس واسطے خواب سے بیدار ہو کر بلا مدونہ نازاوا فرماتے اور وہ  
 میرا دل بیدار تھا وہ اسے بر حال اپنے جو کہ بیداری میں خوابیدہ میں عمل تو معلوم علم ہی نہیں کہ خواب  
 بیداری کیلئے اس جہل بسیط پر یہ جہل مرکب ہے کہ حق کی یاد سے غافل ہونا خواب ہے حضرت!  
 یہ تو موت ہے نہ خواب اور خواب وہ ہے جو کہ برویا سے صادق ہو نہ خواب نہ نہیں ہے اور خواب  
 بیداری میں ضد ہے اور اجماع ضدین محال ہے کچھ تو ہے جبکہ پر وہ داری ہے + مقدر بھی نہیں  
 شوق عمل بتایا تھا حضرت مقرر ہی ہو گئے آگے عمل کرو گے خود عمل سے معلوم ہو جاوے گا مراقبہ آخر حقیقی  
 جان جمیع مراقبات یہ ہے کہ جس آیت اور ضرب کا مراقبہ کرنا ہو اسکے معنی اور کیفیت و صورت کے ساتھ  
 مطہن ہو یہ بات تو ظاہر ہے کہ جو عمل کرتا ہے جو بدیعین اور ایمان کے کرتا ہے گریہ بات حاصل کرنا  
 چاہئے کہ عمل میرا خالص ہے یا غیر خالص کیونکہ عمل غیر خالص سبھی عنہ ہے اور خالص نامہ نیکی بر باد  
 گناہ لازم جو عمل خالص ہو گا اطمینان و اثر و فائدہ ہو گا۔ لہذا ساتھ صورت کے بہانہ مطہن ہو کہ  
 پھر خطہ اسوا کا نہ گزے اور اس میں استغراق حاصل ہو مثلاً **لَقَدْ آتَىكَ اللَّهُ حَاضِرِي** - **اللَّهُ وَكَانَ ظَاهِرِي**  
**اللَّهُ وَرَجِي** اسکے معنی کا خیال کرے اور حضور و صحبت حق سبحانہ کا بہت اچھی طرح تصور جاوے بروئے  
 تقدیس و تنزیہ و جہت و مکان بہانہ خیال کرے کہ مستغرق ہو جاوے +

مراقبہ حقیقی

قسم اول

**باب بیستم مراقبات مشومین** - **قسم اول واوئی** میں وہ مراقبہ میں جو  
 بنا بر تعلق حق سید میں اور ہر درسی ہفت مراقبہ مفصلہ ذیل میں اور اسے اسکے جو میں وہ کل غیر درسی  
 میں کیونکہ تحصیل امور درسیہ کا یہی نتیجہ ہے کہ باقی امور غیر درسیہ کو فارغ اخصیص خود کو چھوڑ سکتا ہے  
 سے سبقتا سبقتا رہنے کی کچھ حاجت نہیں ہے ہر علم و فن کی تحصیل اس پر شاہ ہے (۱) **وَهُوَ مَعَكُمْ**  
**إِنَّمَا كُنْتُمْ مَدِينَةٌ** حق کو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہر حال باکاری و بیکاری و خلوت و جلوت میں  
**لَا يَأْتِيكُمْ سَاعَةً** **وَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَفَتُؤَدُّونَ وَجْهَ اللَّهِ (۲) أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَوْمَئِذٍ سَمِيعٌ (۳)**  
**إِنِّيهِ مِنْ جَبَلِ الْوَيْدِ (۴) وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ (۵) إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِي (۶)**  
**هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ** **قسم آخر** میں وہ مراقبہ میں جو کہ مفید قطع علائق کلی و جزا  
 و سکر و محبت و حقہ میں اور جامع اور داخل تحصیل بہتین مراقبہ میں (۱) **كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَى**  
**وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ** اگر ہر نفس مارہ کو مردہ و خاکستر برآوردہ ہو اسے فنا جائے اور ہر

قسم آخر



چیز کو بروئے ترکیب و بہیت کے باطل خیال کر کے اللہ تعالیٰ ہی کو باقی اور موجود ماننے بھڑکا ہے۔  
 اپنے خیال میں یہاں تک کہ محمود جاوے (۲) اِنَّ الْمَوْتِ الَّذِي نُفِرُ فِيهِ وَذَلِكَ مَا كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ  
 (۱۳) اِنَّمَا تَكْفُرُونَ بِالَّذِينَ كَفَرُوا الْمَوْتُ وَلَكِنْ كُنْتُمْ فِي بَعْضِ مَا تُكْفِرُونَ وَرَبُّكُمْ  
 کی تین نوع ہیں۔ نوع اول میں مراقبات محافظت جسے قومی ظاہریہ و باطنیہ و کئی قلمیہ ہے۔  
 جو عضو جس کام کے لئے لایق ہے اس سے وہ کام لیا جاوے نوع دوم مراقب بہر حال ضائع  
 کو حاضر و ناظر جانے اور مراقبہ آیت سیوم الم تعلم بان اللہ یسری مراقبہ ہے نوع سوم سیوم میں اولاً  
 سیرالی اللہ کی عبادت فناء سے افعال سے ہے اندرین صورت جوصل اس سے صادر ہو کر عملی و کمالی و  
 عظیم اللہ جو اللہ تعالیٰ کرے اور خود کو خودی سے بچاوے اور بروئے خبر لا یختر لک ذنوباً الا  
 یا ذن اللہ و خود کو بظاہر کہ جانے ۵ چون قضاء حق رضائے بندہ شدہ لطف حق ملائق و  
 از بندہ شد فعل الحکمۃ کہ یخلف عن الحکمۃ فعل حکیم خالی حکمت سے نہیں جو اسے قورنات الکتبا  
 ما خلقت لهدا یا اطلک ذریرا حکیم اجمار و باطل نہیں فرماتا ہے ۵ پیرا گفت خطار قلم صنع زفت  
 آفرین بر نظر ایک خطا پوشش باد ۵ اب کتاب عالمتاب کو ذرہ خوارا و اسرار بجز خوار کو قطره بمقدار میں  
 پاویگا تا مش سیریح اللہ یہ عبارت ہے فناء فی الصفات سے۔ یہ صفت ہر شے میں ہے صحبت  
 حق کو مطالعہ کرے اور حق کو بصفت ہر شے میں دیکھے مثلاً باں آیت و کھن عکاکہ و صیت حق کی  
 ساتھ اپنے اور غیر کے برابر جانے اور دیکھے اور جو صفت اسکے باطن سے ظہور کرے اسکو منسوب حق جانے  
 یعنی کان سمع حق ہے اور چشم میں حق ہے علی ہذا المثلث مراقبہ سیریح اللہ عبارت ہے فانی الذات سے  
 اپنے ذات کو صفت اصلی میں کہ عدم محض ہے موصوف جانکر خود کو عدم محض شمار کرے اور اپنی ذات کو  
 در میان میں نلاوے اور جب استعلا و حفظ شرعیہ کی کسی عین میں پاوے ظہور جمال حق کو جانکر شکر ساتھ  
 ترفیق حق کے بجلاوے اور جو برخلاف پاوے ظہور حلال کو جانکر شائبہ لغزش منسوب کر کے ضبط و سیر  
 کرے اور استغفار اللہ علی تقصیرہ ادا کرے اور صحبت اہل قدر شرف ہو اور بیابعت و متابعت انکی حاصل  
 کرے ۵ حق تعالیٰ چون نیامد در عیان ۵ برگزیدین از سیران ۵ کیانہ صحبت باولیا۔ بہتر از صد  
 سال بودن در دعا ۵ بہر تہ جمال و تفصیل میں تمام شہید و صفات الہی کے حسب استعلا و ہر ایک کے  
 ہر ایک میں پرتو ظہور پانچ اور کئی ذاتی و صفاتی ذاتی ہے راجعاً سیر اللہ کو ذکر نہیں ہے وہ سیر پانچ

میں سیر اللہ فی اللہ ومع اللہ ایضاً بالمد وال اللہ جائے استناد قابل ہے ایضاً فانی الذات و فانی المرشد و فانی الرسول و فانی اللہ۔ واضح ہو نزدیک حکما کے حضار رشیدہ اعظمہ و عظیمہ منیٰ جسکی وجہ سے تقاد و تسلسل ہے اور وجہ آبادی عالمہ آدم ہے زید و عمر و بکر کی صحت و علت کی وقت و مستحی کیا ہے بزاروں پیدا ہوئے اور مر گئے اطباء نے موافق ضرورت خود دل و دلخ و بگر کو کھا ہے اس طرح بنا بر تعلیم سالکین تین قلب مدور و صنوبری و نیلوفری لکھے قلب چارم کا نام کیا ہے +

**حکایت** اس میں چند علم میں علم شیطان جب اللہ تعالیٰ نے شیطان سے فرمایا سجدہ کر عرض کی سجدہ بنا ت حق تعالیٰ و عدت ہے اور غیبات غیر شرک۔ یہ اسکو علم نہ ہوا خیر کسکو کہتے ہیں خود اللہ تعالیٰ جب امر فرماتا ہے علیم علم ہے قول آخر نامح ہے ہنگی ہے یا شرکت اور خدا نے فرمایا کیوں سجدہ نہ کیا جا کر امر پر امور ہونا چاہئے عرض کی بہتر کو سا جدا کر کہہ کر سجدہ فرماتا ہے جو عدل سے بعید ہے جب طوق اجنت دیکھا یہ دلیل کی آپ نے میری تقدیر میں لکھا تھا میرا کیا قصور ہے بروز حساب شیطان سے ارشاد ہو گا کیوں سجدہ نہیں کیا عرض کر لیکھا قصور کیا۔ حکم ہو گا قصور دار کا گھر و نوح ہے۔ حضرت آدم سے ارشاد ہوا کیوں گندم کھایا عرض کی قصور ہوا جنت سے باہر کیا تو یہ کی قیامت کو سوال ہو گا کیوں گندم کھایا عرض کر لکھے آپ نے میرے مقدر میں گندم کھانا لکھا تھا اس واسطے کھایا مکان بے قصور جنت ہے یہ عالم شہادت عالم ظاہر ہے اسکا عالم عین عالم غیب ہے حضرت آدم یہاں مقرر تھا ہے اور ہاں منکر خدا شیطان اسکے عکس میں ہے پس ہی آدم میں آدم کی سیرت ہے تو آدم ہے جو شیطان کی سیرت ہے شیطان ہے۔ ایکہ می منیٰ خلاف مردم اندہ نیست مردم خلاف مردم اندہ مردان خدا بلامت خلقت میں تشریح میں کبل سیاہ رکھیں یا دو سالہ سرخ خلق میں وضع ہنگی کو اختیار نہیں کرتے جلا و لیاہ اللہ کی یہ سنت ہے۔ ال جھاڑ چھینکار بنائے تا خلق و ارستہ حال جانے آنحضرت کے روبرو جو شخص ہاں بے راتنی آتا فرماتے شیطان خبا را تو وہ وبال میں جنسے ملامت کیا جاوے نہ عزت نہ آنحضرت گھر میں بھی باو حضرت کے استراحت فرما ہوتے دوسرے کے روبرو جاتا چادر سے بدن علوی کو ستر فرماتے ننگے پائوں کھلا بدن کھیر میں سیاہ کبل سے آنحضرت کو نفرت تھی ہمیشہ سرخ مرغوب تھا جیسا اخبار و آثار قطعیہ سے ثابت ہے صحابہ و تابعین نے اخصائے ہنگی کو ملامت پر اختیار کیا وہ کام کرتے کہ خلق میں ذلت و رسوائی ہونے وہ باتیں لوگوں میں عزت و منزلت ہو علم اولیسا و اولیا کی چارتر میں (۱) جنکو نہ خلق نے نہ دلی جانا نہ خود اسے آپکو یہ

عام ہین (۲) جسکو خلق نے جانا مگر خود نے خود کو نہ جانیہ خاص ہین **ف** یعنی انکا خاتمہ بخیر ہے اور اعتبار  
 ماتہ کا ہے نہ حالت سابقہ بہتر ہو یا تہر (۳) جسکو خلق نے جانا اور انہوں نے آپکو جانیہ خاص الخاص ہین  
 یہی لوگ متاع خدمت ہین (۴) جسکو خلق اللہ نے جانا اور انہوں نے آپکو پہچانیہ خاص الاخص و تائب  
 آنحضرت ہین انہین کا طریقہ ملائمت ہوتا ہے آنحضرت سب ہین رسول اللہ شہور تھے جب برعتی کہتے تھے  
**قل لعلی قل لعلی کنت یومئذ حکامین علی السَّمَلِ علی ہذا حضرت جنید بغدادی کا نام کافر و شیطان اور حضرت**  
**یران یریکا اللمیس** رکھا تھا چنانچہ کتاب ابن جوزی تفسیر اللمیس موجود ہے ہم مطبع اچھا جانتے ہین یا  
 برعی - علم نہ فہم چہ لکای عادت ہے جو بات کو معلوم نہیں وہ بات ہی نہیں ہے پڑھے نہ لکھے نام ملائمت  
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وَمَنْ حَكَمْنَا أَنَّمَا جَاءَنَا مِن بَدَائِلِہِمْ أَوِیٰئِہِمْ أَوْ شِیْءٍ مِّنْ دُونِہِمْ سَأَلْنَاہُمْ**  
**تَدْوِیٰئِہِمْ** سے تحقیق ہمارے اولیا ہاری چاور ہین اور شہور ہے ولی ما ولی می شاسد - ظاہر ہے ناخو  
 بلاغت کلام کو کیا جانے حضرت کو عقل سے علاقہ نہ نقل سے تعلق نہ فقر میں حال نہ فقہ میں مال - پس  
 خوش تھی نوک پلاک یا سا کہ جینے کتابت نہیں کی - کجا مجاز خوش رقم اور کوئی غوث و ابدال ہے تو چلو گیا  
 ہاری نجات و درجات ساتھ ہمارے عرفان کے ہے یہ لوگ صاحب طریقہ ہین ملا بد میں ہے کہ طریقہ فقیر کو  
 خلاف شرع شریف جانے وہی شریعت اس لباس میں جلوہ گر ہے اور فقرا میں ثابت ہے کہ زید تیریل  
 لباس بدل نہیں جاتا چنانچہ ہمیں ہاری شریعت جدا تھی اختلاف صوری سے کچھ معنی میں خلل نہیں آتا  
 اور رعایت معنوی مقدم ہے لغتوں پر جو طالب حق ہے اسکو چنان چہین سے سرو کار ہی نہیں طلب  
 سے مطلب ہے **س** تلح نیک ہر وہ کان کہ باشد کہ کپڑو وغیرہ جب خریدین ہر نہ دو دیکھین نہ سلمان  
 یہودی دیکھین نہ نصاریٰ طریقہ شمار وین ہے قولہ تعالیٰ **وَلَا تَمَنَّوْاۤ اَمْۡۤوَالَہُمْ لَیْسَ لَہُمْ مِمَّا کَسَبُوْا شَیْءٌ**  
**مِّنْہُمْ** کے اولیا **س** کعب ہر ایہ تو حصہ مردان خدا ہے **س** رہ راست برداگر چہ دو راست ہ زن یہ وہن  
 اگر چہ جو راست ہ فروغائبرفتن کے واسطے جدا اور خاص طریقہ ہے اصولاً سب متحد و فروغاسب  
 مختلف ہین یہ مشرب ہے نہ مذہب **س** عیب کرنے کو ہنر چاہئے علم جمعیت بہ خبر ہر اشکلا  
 میں ثابت ہے جسے بیعت مرادہ محشور کفار میں ہو گا - رسالہ حل مشکلات میں دیکھو اور فقرا میں بخیر  
 سوار تہنق ہے جسکا شیخ نہیں اسکا شیخ شیطان ہے کجکول میں دیکھ لو اور سمجھو کہ بیعت سے مراد  
 بیعت جہاد ہے اور جہاد کبر نفس پر ہے اور بیعت مرد کامل سے درست ہے نہ جاہل سے کامل ہر

مستند

علم کفر

علم عشق

اور جاہل غیر عارف جب تک خود عارف نہ ہو گا عارف کو نجانہ کجا پر معرفت سے بیعت درست نہیں ہے  
 علم کفر کفار کی چار قسم ہیں (۱) اولیٰ نہیں ہوتا (۲) پہلے ہوتے تھے اب نہیں ہوتے (۳) پہلے ہوتے تھے اب نہیں ہوتے  
 اب پوشیدہ ہوتے ہیں (۴) اب بھی ظاہر ہوتے ہیں مگر تعین نہیں کرتے اور فیض بلا تعین خیر ممکن چاروں  
 کفر میں برابر ہیں وہ جیسے فقہانے بغرض شعبی صرف شرک جلی لکھا ہے نہ خفی اور فقرائے حسب  
 منصب شرک خفی یہ کفر جلی بیان ہوا اور خفی یہ ہیں منع الزام کو بیعت کر لی یا عاذا یا ایسے خود بنا یا ویسے  
 روزگار یا کسی عمل کی خاطر یا اہل سے بیعت کی یا اہل سے بیعت کی اور آغاز انجام نہ ہوا فانہم علم عشق  
 خدا سے خلق کو نفاہ خدا سمجھے + الا تاویل و تعبیر تو صدیق ہی جانتا ہے آنحضرتؐ کا نام نفاہ نے  
 زعم رکھا اسی نام سے گفت و شنید کرتے صحابہؓ کو سبج ہوتا فرمایا آنحضرتؐ نے حکموا کی قال سے انکا حال  
 اللہ تعالیٰ نے کھول دیا میرے حال اور انکی قال سے کیا علاقہ ہے میں جو نائب رسول اللہؐ ہوں انکا نام  
 بد شرکت لین گے جیسا اوپر گرا تو کہہ تعالیٰ لعلہم ان اسمہ کی معنی اسے زکریا ہم سمجھ کو فرزند بھی دین گے  
 اس نام کا پہلے نہیں ہوا بضروریہ بات نہایت درجہ کی بات ہے جسکو اللہ تعالیٰ جتا ہے اور احسان  
 فرماتا ہے اور بگو خبر دیتا ہے کہ ایسے نام کو کرم جانو اور علمانے بہ ترجیح نہ بہ خفیہ ہوں استنباط کیا تو کہہ  
 تعالیٰ صلواتہ علیہم ابراہیم و خلیلہم اور فرمایا آنحضرتؐ نے اتباع کرو سواد اعظم کی اور فرمایا دین کو ثبات سے لیلگا  
 ایک فارسی یہ قیامت نہ بہب ابوحنیفہؒ عظم کوئی ناطق ہیں اور فقرائے اسی استنباط سے سلسلہ نقشبندیہ  
 کو ثابت کیا ہے پس استنباط پر اتفاق فقہاء و فقہائے ہے اور مذہب حضرت باہیل کی آتش نے قبول کی اور فرمایا  
 حضرت خلیل اللہ نے جبکہ ولین آتش عرفان روشن ہوتی ہے اسکے آگے یہ آگ پانی بھرتی ہے اور  
 قسمہ حضرت موسیٰؑ میں ثابت ہے آگ نے کہا اے اللہ تو تحقیق میں ہوں اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ فرمایا  
 کہ موسیٰ نے کہا یقیناً طور پر آگ روشن ہے لاؤں انکا کہ تو کہہ تعالیٰ سبحانہ لا یخسر اذا قاضا الامر  
 صیۃ نون و ان اور حدیث قدسی میں ہے العشق ناگہ فرمایا آنحضرتؐ نے میں مثل اس شخص کے ہے  
 جسے پہلے آگ روشن کی یہ حدیث صحیح کی صحیحین سے ہے فرمایا حضرت پیران پیر نے میں آتش سوزان آہی  
 ہوں اور ابن سقاہقوی نے کہا کہ میں پیران پیر سے سال حصول میں کو دیکھا جب حاضر ہوا حضرت  
 نے فرمایا ابن سقاہقوی نے میں آگ کفر کی شعلہ زن دیکھتا ہوں یہ تیرا سوال ہے جسکا یہ جواب ہے  
 فرمایا خواجہ بزرگ جمہری نے دل فقیر تشکرہ محبت الہی ہے فرمایا حضرت گلشنکار نے نظام الدین چشتی

مشک تھے ایک تم آتشیں انگار اہو گئے تم لوگ ہرگز کم تر ہو ہزار آتشیں تم میں ہرگز کم تر نہ لو گے روایات میں  
نام عرف حضرت محبوب رحمانی انگار شاہ ہے (۱) یہ نام انیسائیا ہے کہ کسی فقیر امیر غریب نہیں  
روایت کا سینہ سے متصف ہونا ضروری ہے بس اسم اللہ نام ہے معنی برہی و خدات یہ نام لیتے ہیں  
حالانکہ یہی نام ہے کہ موذی بہ تنظیم بھی ہے (۲) قبس سے مستنبط انگار ہے (۳) آدم خاکی زبان نام  
بیشق ہے نقلاً آتی سے کیا تعبیر سمجھے بھری ہونہ قسمت آہی کیسی بھری جو کچھ سوچتی ہے بری سوچتی ہے  
(۴) یہ نام مثل اسمائے اکبر جہان و جہانگیر و شاہ جہان و نور عالم و فخر عالم و آفاق عالم نہیں جو برو سے  
حقہ و فقر ممنوع ہوں اور تعبیر مخالف دین کے ہو کیونکہ فخر جہان و عالم ہے اس جہان میں فخر ہے  
شیطان ہے اور تصرفات شیطان مگر میں گواہی چال میں سارا جہان ہے مگر بیچ ہے انگار شاہ است  
کے موافق ہے نہ بدعت کے باقی اس نام کے رموز کے بیان کو دفتر چاہئے۔ الحاقی تفسیر الاشارة +  
ضمیمہ غلام حسن ابن مولف میں اولاً اذکار موقوفہ میں ذکر حبیب فرمایا خواجہ بزرگ نے  
لہ جاوید ہر مرض کی کسیر اور غرض کی تسخیر ہے بشرطیکہ واکر صاحب یعنی اثبات ہو شکار زید کو خوشہ  
سنبان حاکم حق قلبی کا ہے پس تحت قلبی آلائف کو اور تحت اثبات ایلائف کو اور ذکر جاوید کرے فضل  
ہے علی بن ابی العباس مرض میں تحت قلبی مرض و تحت اثبات صحت و غیر وہ جاوید جامع باسم  
نرب و اسم ذات و اسم عظمی نہیں ہر اسم میں ترک اختیار ہے مثلاً مرض کا سلب و قلبی و صحت کا ایجاب  
ثبات چنانچہ کلہ شریف خود ترک شرک و اختیار توحید برضطوم ہے اصلاح کامل ہے بلکہ ترک ہی کافی ہے  
شیر ہر بھی دعا ہے جو بیارنے کیا + اور اختیار شافی ذکر محبوب فرمایا حضرت محبوب جانی نے جو  
عمدات ہوگی بشرطیکہ وجود غیر سے جو قبول ہوگی جن حاجت کو چاہیگا بلوگی مثلاً بھت شفا سے  
بس **یا شاکر** یا کافی **یا شاکر** یا حوت ناکو و لے نکالے اور اللہ کو زبان سے مانیا مولف سے  
صاحب نے کہا اکل اوکار کو ایسے طور پر صاف لکھو جو چاہے پڑھ کر لے حاجت اتلو ہے مولف نے  
کہ ذکر تو ہزاروں ہیں اور تحریر سے باہر ہیں اور کام بے کاری کے نہیں آتا ہے چنانچہ اس وقت مولف نے  
تقریری کو مصلد سے قری بصوت قلبی بالفاظ حق سزا کیا اور ذکر فاتحہ کو بصوت ناخدا بعد اسے  
بالفاظ حق تو یہ ذکر بہت قریب ہیں فرق انکا قابل خود ہے بعد فرمایا علی بن ابی العباس ذکر سرخاب  
تہت ذکر میں یعنی جملہ حیوانات چرند و پرند و زند و گزند و غیرہ سب کے ذکر میں +

تتمہ اسلام حسین ابن مولف میں ذکر ذات مطلق گوشہ میں رو قبلیہ ہوگا انکھین بند کر کے  
اور زبان کو تانوسے ملا کر دل میں اندیشہ کرے کہ دل جو حرکت خود متحرک ہے اور صدائے اللہ اللہ ہے میں  
معاقل ہوں دھیان لگا دے یہی آواز کان میں آوے گی بہت کو مصروف کرے بہت ہی اہم عظم ہے  
تھوڑے دنوں میں فی الجملہ حرکت معلوم ہوگی جسقدر دھیان زیادہ ہوگا اسقدر حرکت زیادہ محسوس  
ہوگی اور سو اس دور ہو گئے اور ذکر کو سنیں گے جب یہ سعادت نصیب ہو پھر دم بھر خالی نہ رہے اور غلط و ملا  
میں خوب ضبط رکھے دھیان جہاں دھن ہوگا کام ہوگا دھن ہی مال و دھن امانت کا امین ہوتا ہے  
صاحب ملکہ جو یہ بات کہے کہ سیکو جلد حاصل ہوتی ہے کیسکو میرا کیونکہ تفاوت امر سیدائشی ہے **ف** ان  
سعادت ذکر قلب آمدورفت نفس سے جہاں حفظ انناس ہوا حرکت محسوس ہوئی۔ دل مانند شبت پر  
سے اور نفس مانند ہوا کے ہے پانی ہوا سے موج مارتا ہے جبکہ پاس انناس ہوگا ہوا کے بند ہونے سے  
نہیں جاتا ہے غم و سعادت ذکر ہوگی ہر کام باقاعدہ ہوتا ہے اور ہر فن بتدریج حاصل ہوتا ہے جسقدر  
محنت ہوتی ہے اسقدر محنت ہوتی ہے ریاض سے ریاض ہے پہلے جو حرکت ہوتی ہے وہ ضعیف  
ہوتی ہے اور آوئی نافع سے تلف ہو جاتی ہے پھر بہت سعی کرتا ہے نہیں پاتا بلکہ سعی موجب خذلان  
ہوتی ہے پس جب یہ ذکر قابو میں آوے طلب بھیجاوے اور اسباب خذلان تین میں حدیث نفس  
اور غطرہ اور غم یا شیا کے کثیر جب ذکر قوت پکڑے تھوڑی تھوڑی آنکھیں کھولے جب صحیح احوال ضبط  
ہو جاوے لگا اسوقت جمعیت اور لذت حاصل ہوگی۔ شکر منم سجلا و ذکر قلب کا اجمعی طرح یہ کانوں سے سنتا  
ہے اور ذکر کو علم و شور خوبی ذکر پچال ہوتا ہے کہ قلب بڑا اعضا مستعدی ہوتا ہے اور جس اعضا پر وارد ہوتا  
ہے وہ اعضا خود بخود حرکت کرتا ہے چنانچہ ذکر شکر وہ دابر و غیرہ ذکر کو چاہئے کہ اس عضو کی طرف توجہ  
نہ ہو کیونکہ اصل تو قلب ہے رفتہ رفتہ سارا بدن ذکر ہو جاتا ہے یہی سلطان الذکر ہے پھر اس ذکر سے  
مرا تعلق نہیں بلکہ رحمت آہی ہے اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ تمام بدن سے ذکر سنتا ہے یا بعض عضو سے  
تا ثیاب طلب صادق مرید شد مدین ہوتا ہے چونکہ مرید مرئیس و مرشد معالج ہے بسم اللہ جاوے  
ناسوت ہے اور ناسوت میں حقوق و خطوط ہیں **ف** حقوق وہ ہیں جنہر حیات تقبل ہے جو شے نامہ  
بمقوق ہے وہ خطوط ہیں بضر مرید چند حقوق و خطوط ہیں دائر ہے ایمن جو حق و خطا راجع ہونا کی نفی  
اثبات کرانے چند مدت میں نفی خط و اثبات حق کی ہوگی بقیہ حقوق و خطوط میں ہر جو حق و خط و



معتود کے معنی نیز کلف کے اصطلاحاً ماہرین حضرت سرہمعتوہ تھے ماضیوں اور بقایہ ہو کر انھیں بند کیے تھے مجذوب پر فتویٰ تکلیف کا دیتے مگر بصیرت و عرفان نہ تھا معتوہ نہ جا اور سر سے اللہ اللہ ہے ہین  
 نادیہ گواہی دیتے ہین کہ مجذوب تھے دونوں بچے ہین تو چھوڑا کون ہے پس منق کی نفی اور عقل کا اثبات  
 اور بعد عشق کے دو درجے ہین مجازی فحور اور حقیقی حضور عشق سے ف جنون کی دو قسم ہین  
 بساعت حسن نادیہ روانہ ہو تو نام کھب ہے جو دیکھ کر دیوانہ ہو عشق ہے مجاز ترکیب منق اور حقیقت و اسط  
 عشق ہے اور ہر شے کی حقیقت ثابت ہے اور مجاز زربان حقیقت ہے مگر اسکو جوہل کے اوپر سے  
 اور اتر سے ورنہ پل ہی نہیں ہے نفی منق و اثبات منق کر کے جب جہوت سے فارغ ہو جاوے  
 لاہوت ہے الفرض کہ جو دو درجہ ہین ممکن اور واجب پس ممکن باطل اور واجب حق ہے جاوے لاہوت  
 میں الباطل باطل و الحاق حق کر کے ف آفرین حضرت پیرچی کیا اختصار فرمایا کہ یہ دفتر ہی گاؤ خود  
 کر دیا اسکے مرید ہو جاؤ کھڑے جنت میں چلے جاؤ آنحضرت کے واسطے کائنات پیدا ہوئی نامی عمر عباس  
 فرمایا اور فرمایا مَا عَبَدْنَاكَ حَقًّا عَمَّا كُنَّا نَعْبُدُ جہیز اور دن سے بچے ناطلان صدی کے حال میں چھپنے  
 نفی اثبات منہی کی تعلیم فرمائی محنت نفی ماسوی اللہ و محنت اثبات اللہ تعالیٰ میزان اصراف تو ابھی  
 پڑھی نہیں شافیہ شروع کر لیا فکر تو ماسوی اللہ ہی ہین نہیں ہے اول نفی اثبات لازمی ہے معتوہ  
 دیگر حب و ذکر کین لا آفرین خود موجود ہین دو پارہ کو گواہ کر کے نفی اثبات کر دنا خاطر فرعون ہزار بار  
 ایک سے ہو یا لا آفر کے ذکر کین الوہ ہو جائے ہو نیچے کی نفی ایک حاصل نہیں اور کئی نفی کہاں سے  
 اگر ای ادنیٰ فن کس محنت سے آتا ہے فن خدا دانی بغیر باطن و تحصیل درجہ بہرہ کیسے آویگا تو جو  
 نفی اثبات لاہوت و منہی بلا شرط نانی و مکانی و بلا خط زمانی ہوتی ہے جب نفی کر کے جائے  
 بجز حق نہ کچھ موجود ہے نہ مشرود و نقل طوطی حدین چہ شک خوب صلا پو کو کر کے کش خفا  
 مانین گے اور جنکو عقل و نقل حاصل ہے وہ تو آپکو درہی سے سلام کر نیچے تو جو سینچن چہ کر دے  
 کہ باکسی نظیری + بخدا کہ واجب آمد تو اجتر از کردن +

اشتماریہ کتاب دو جگہ سے ایگی ایک شہر دہلی مطبع رضوی سے دوسرے اجیر شریف درگاہ بازار  
 دوکان محمد حنیف صاحب تاجر کتب سے لہذا جو صاحب شائق ہوں ارسال قیمت ہم رنگ لین +











